إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللهِ الإِسلام

17
28

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور
پاکستان

پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار

ظالموں
کے پاس بیٹھنا بھی ظلم ہے

از مولانا محمد طیب ہارونی جامعہ حمیدیہ سرائے مغل

ولا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین ٥ ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار : آیت

مذکورہ دونوں آیات میں اللہ رب العزت نے اہل ظلم کے ساتھ میل جول سے پرہیز کی سخت تاکید بیان فرمائی ہے قرآن پاک میں لفظ ظلم کا استعمال بہت سے مقامات پر مختلف پیرایوں میں ہوا ہے۔ کہیں شرک کو ظلم عظیم کہا گیا ہے اور کسی جگہ مساجد اللہ میں ذکر سے روکنے والے کو بہت بڑا ظالم کہا گیا اور کہیں کذب علی اللہ کو بہت بڑا ظلم قرار دیا گیا ہے۔ در اصل لفظ ظلم کے مفہوم و معانی پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ لفظ کوئی وسیع معنی اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے۔ جیسا کہ اہل لغت کا قول ہے کہ ظلم وضع الشیٔ فی غیر محلہ کا نام ہے یعنی کسی شیٔ کا اس کے اصل محل کے علاوہ کسی دوسری جگہ استعمال ظلم ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات ستودہ صفات کے لیے وحدانیت کا محل مختص ہے۔ اب اگر کوئی نظریہ یا عمل اس مختص محل کو چھوڑ کر کوئی اور محل تجویز کرے گا تو لازماً ظلم ہو گا اسی طرح کذب علی اللہ میں کذب کا محل رب کی ذات نہیں اب اگر کوئی اس میں تعدی کرے گا تو وہ بھی یقیناً ظالم ہو گا۔ اگر اس مسئلے کو عقلی طور پر پرکھا جائے تو عقل انسانی بھی اس کی موید ہو گی۔ ہر ذی شعور انسان اس بات کو مانے گا کہ دنیا میں اصلاح معاشرہ، نظام حکومت یا فرد کی اپنی ذاتی زندگی لاکھوں کروڑوں مرتب و تنظیم شدہ امور اپنے ہاں رکھے ہوئے ہے۔ اور یہ ترتیب اور تنظیم شدہ امور ہر حکومت اور ہر ریاست کے چلانے کے لیے لازمی ہیں۔ اب اگر کوئی خلل ڈالے گا یا دخل اندازی کرے گا تو کیا عقل انسانی کے ہاں ایسا شخص ظالم و باغی کہلانے کا مستحق نہیں ہے؟ یہ تو انسان کے ذہن کی ترتیب و تنظیم کا حال ہے۔ تو خالق کائنات کی ترتیب بہت اعلیٰ و ارفع ہے وہاں نظام کائنات میں جو چیز جس جگہ رکھ دی گئی ہے یا جس کے کرنے اور نہ کرنے کا امر فرما دیا گیا ہے وہاں اگر اس کے برعکس اپنے اٹکل پچو چلائے گا تو وہ سب سے زیادہ ظلم کا مرتکب ہو گا۔ غور فرمایئے در اصل یہ اہل ظلم گروہ احکم الحکمین کے نظام میں دخل اندازی اور تصرف کا مرتکب ہے۔ بھلا کسی کے انتظام میں دخل اندازی سے بڑھکر اور کیا زیادتی ہو سکتی ہے آخر اسے ظلم نہ کہا جائے تو اور کیا کہا جائے۔ مذکورہ آیت کریمہ کی طرف غور فرمائیں۔ حاکم کائنات نے اہل ظلم کی طرف میلان کو انتہائی سزا کا مستوجب ٹھہرایا ہے۔ اہل ظلم کسی خاص طبقہ میں محدود نہیں۔ بلکہ زندگی کے تمام شعبہ جات سے تعلق رکھتے ہیں۔ مثلاً اگر وہ تجارت و صنعت سے وابستہ ہوں تو وہاں دیانت و امانت سے پہلوتہی اور آجر کے حقوق کو دیانتدارانہ طور پر ادا نہ کرنا ظلم ہے اگر وہ نظام مملکت سے متعلق ہوں تو رعایا کی عزت و عفت اور جان و مال کی حفاظت نہ کرنا غربت و افلاس کے خاتمہ کا نہ ہونا اور رعایا کی عزت و عفت سے کھیلنا اور بے جا ٹیکسوں کی بھرمار عدل و انصاف کے حصول میں رکاوٹ۔ ضد اور خود غرضی کے باعث رعایا پر فوج کشی۔ معزز و شریف شہریوں سے انسانیت سوز برتاؤ یہ تمام افعال صریحاً ظلم ہونگے۔ اور ایسے ظالموں سے رشتہ و تعاون وابستہ کرنا کہاں کی عقلمندی اور کہاں کا تقویٰ ہے؟ اس طرح نظریہ اور مذہب میں بھی ظلم کا وجود پایا جاتا ہے ہمارے مذہب اسلام میں نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔ ہمارے پیغمبر رحمت دوعالم نے رہتی دنیا تک کی مشکلات کیلئے ایک جامع پروگرام پیش کر دیا ہے۔ اس نظام حیات اور مکمل ضابطہ کے بعد کسی نظریہ یا کسی ازم کی قطعاً نہیں آپؐ رحمۃ اللعلمین ہیں۔ آپ کی رحمت کے ہوتے ہوئے قطعاً کسی اور امر کی ضرورت نہیں اب ہمارے اس مذہبی عقیدہ کے ہوتے ہوئے ہمیں کسی نئی نبوت کا دروازہ دکھانا سراسر ظلم ہو گا اور جو لوگ اس خود ساختہ نبوت کے پیروکار ہونگے تو وہ یقیناً اہل ظلم ہو گا ابسا بجسب آیت قرآنی اس قسم کے ظالموں سے کسی قسم کا تعلق یا وابستگی اختیار کرنا دخول جہنم کا موجب ہو گا ربنا لا تجعلنا فتنہ للقوم الظالمین۔ ونجنا برحمتک من القوم الکفرین

مدینہ منورہ سے ایک خط

جس طرف ملک کے اھل اللہ ہوں اُن کا کھل کر ساتھ دیں

محترم جناب ایڈیٹر صاحب ترجمان اسلام لاہور سلام مسنون :

مولانا ہزاروی صاحب نے جب اپنے طرز عمل سے اکابرین جمیعۃ کو مجبور کر دیا تو انہوں نے ان کو جماعت سے علیحدہ کر دیا۔ اس پر مری کی جماعت میں انتشار کی کیفیت پیدا ہو گئی گو اکثر حضرات، حضرت درخواستی، مفتی صاحب اور مولانا انور صاحب پر مکمل اعتماد رکھتے تھے تاہم کچھ حضرات ہزاروی صاحب کے "تقدس" کا شکار تھے۔ مری کی جماعت الگ تھلگ کام کر رہی تھی کسی گروپ کے ساتھ بھی اتحاد نہ تھا۔ آخر میں نے الحاج حافظ غلام محمد صاحب جالندھری سے رابطہ قائم کیا جنہوں نے تقسیم ملک کے کے بعد مری کے قریب قیام کیا اور دن رات کی مسلسل محنت سے علاقہ پہاڑ کو قرآنی علوم سے منور کیا اور سارے علاقہ میں مدارس کا جال بچھا دیا۔

آپ گذشتہ سال چھٹی مرتبہ حرمین شریفین تشریف لے گئے پچھلا نظام اپنے شاگردوں اور صاحبزادے عزیزم حافظ محمد طیب سلمہ کے سپرد کر گئے۔ اور خود وہاں قیام فرما لیا۔ اس وقت دار الہجر مدینہ طیبہ زادھا اللہ شرفا و تعظیما میں قیام پذیر ہیں اور خدمت قرآنی میں مصروف ہیں

انہوں نے میرے عریضہ کے جواب جو گرامی نامہ لکھا اس کے پیش نظر انتشار کی کیفیت ختم ہو گئی اور جماعت نے حقیقی جمعیت میں رہ کر کام کرنے کا اعلان کر دیا بلکہ اپنے فیصلہ کے باضابطہ اعلان کے لیے حضرت مفتی محمود کو مری آنے کی دعوت دی۔ اس سلسلہ میں حضرت الحاج قاری محمد امین اور مولانا محمد رمضان علوی نے معاونت فرمائی۔ چنانچہ حضرت قائد جمیعۃ ۵ جولائی ۷۴ء بروز جمعہ مری تشریف لائے مولانا علوی ہمراہ تھے شرقی مسجد میں خطبۂ جمعہ ارشاد فرمایا۔

مری جماعت کا ریزولیشن قاری محمد اسد اللہ اور قاری محمد ایوب (امیر و ناظم) کے دستخطوں سے شائع ہو چکا ہے

حافظ غلام محمد صاحب کے نامۂ گرامی کی نقل برائے اشاعت ارسال ہے تاکہ پہاڑ سے تعلق رکھنے والے وہ احباب جو مختلف مقام پر قیام پذیر ہیں وہ بھی دلجمعی کے ساتھ صحیح خدمت کر سکیں۔

اُمید ہے کہ آپ مع الخیر ہوں گے

والسلام .... بندہ عبدالشکور ناظم نشریات جمیعۃ مری

حسبی اللہ ۱۷ ربیع الاول ۹۴ھ

ابو طیب غلام محمد غفرلہ، مدینۃ الرسول باب مجیدی ص ب ۲۱ معرفت شیخ خلیل الرحمن صاحب

محترم المقام برادرم عبدالشکور صاحب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

محبت نامہ موصول ہو کر از حد خوشی کا باعث ہوا۔ آپ کی طرف سے درود سلام پیش کیا اور دعا بھی کی۔ آپ سے بھی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ رب العزت اپنی رضامندی کی توفیق عطا فرماوے اور خاتمہ ایمان کے ساتھ ہووے۔ برائے کرم اب جتنا ممکن ہو سکے مدارس کی نگہبانی کریں۔ بندہ کو خیال تو بے حد ہے مگر معاملہ اللہ تک ہے آپ دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ وہ چیز میرے دل میں ڈال دیوے جس میں زیادہ بھلائی اور بہتری ہو۔ عزیزم محمد طیب سلمہ کا بھی پتہ کیا کریں۔ اور حاجی محمد سلیم صاحب کو سلام مسنون کے بعد عرض کریں کہ وہ بھی مدارس کا خیال رکھیں۔ دیگر اس وقت خدا کی نافرمانی بہت زیادہ ہو رہی تبلیغ کا کام اس کی مثال کشتی نوح کی مثال ہے جو اس میں لگ گیا وہ انشاء اللہ فتنوں

باقی صفحہ آخر پر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

جمعہ ۱۹ ر رجب المرجب ۱۳۹۴ھ
مطابق
۹ ر اگست ۱۹۷۴ء

جلد ۱۷
شمارہ ۲۸

بدل اشتراک

سالانہ	۴۰/ روپے
ششماہی	۲۰/ "
فی شمارہ	۸۰ پیسے

ٹیلیفون ۶۷۷۱۵

نگران اعلیٰ
قائد جمعیۃ مولانا مفتی محمود مدظلہ

سرپرست
حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ

مدیر
زاہد الراشدی

تشدد سے مسئلہ حل نہیں ہوگا

وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو نے کوئٹہ میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ قادیانی مسئلہ کے حل میں تاخیر ملک و قوم کے مفاد میں نہیں ہے، اس لئے میں قومی اسمبلی کے ارکان سے کہوں گا کہ وہ سات ستمبر تک اس مسئلہ کا کوئی حل طے کر لیں۔

اس بات سے قطع نظر کہ ۷ ستمبر تک مہلت بھی تاخیر کے زمرے میں آتی ہے یا نہیں۔ ہمیں بھٹو صاحب کے اس ارشاد سے سو فیصد اتفاق ہے کہ اس مسئلہ کے حل میں تاخیر ملک و قوم کے مفاد میں نہیں ہے۔ اسی لئے مجلس عمل کے راہنما یہ مطالبہ کرتے چلے آ رہے ہیں کہ قوم کے دینی و ملی جذبات سے گہری وابستگی رکھنے والا یہ نازک مسئلہ بلا تاخیر عوامی خواہشات کے مطابق حل کر دیا جائے اور ملک و قوم کے اسی مفاد کے پیش نظر مجلس عمل کے قائدین اپنے آئینی و جمہوری مطالبات منوانے کے لئے پر امن جد و جہد جاری رکھے ہوئے ہیں۔

جہاں تک تحریک کو آئین و قانون کے دائرہ میں پُر امن طور پر جاری رکھنے کا تعلق ہے۔ ہم مجلس عمل کے راہنماؤں کو خراج تحسین پیش کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ انہوں نے انتہائی اشتعال انگیز کارروائیوں کے جواب میں صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا اور جد و جہد کو تشدد اور لاقانونیت کی راہ پر ڈالنے کی ہر سازش کو ناکام بنا دیا۔ لیکن اب یوں محسوس ہو رہا ہے کہ شاید صبر و تحمل کا یک طرفہ ٹریفک زیادہ دیر تک نہ چل سکے۔ پُر امن جد و جہد کے قائدین اور کارکنوں کے خلاف تشدد کے مسلسل واقعات اور ایک فریق کی طرف سے پے در پے اشتعال انگیز حرکات کا سلسلہ اس قدر وسیع ہو چکا ہے کہ اب مجلس عمل کے راہنماؤں کو شاید سنجیدگی کے ساتھ اس کا نوٹس لینا پڑے۔ صورت حال یہ ہے کہ

- ریڈیو، ٹی وی اور پریس سے تحریک کے خلاف مسلسل پروپیگنڈا جاری ہے۔
- اخبارات پر سنسر لگا کر تحریک کی خبروں کو روک دیا گیا ہے۔
- مساجد کے اندر مجلس عمل کے پُر امن اجتماعات کو بھی قدغنوں کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔
- علماء کرام، طلبہ اور کارکنوں کی گرفتاریوں کا سلسلہ دن بدن وسیع ہوتا جا رہا ہے۔
- دفعہ ۱۴۴، ڈی، پی، آر اور تحفظ امن عامہ کے قوانین کا اندھا دھند استعمال جاری ہے۔
- سرگودھا، اوکاڑہ، شاہ کوٹ، کبیر والہ، کھاریاں اور متعدد دیگر مقامات پر پولیس حکام کا تحریک کے کارکنوں پر وحشیانہ تشدد جلتی پر تیل کا کام کر رہا ہے۔
- مجلس عمل میں شامل دینی و سیاسی جماعتوں اور قائدین کے خلاف وزیر اعظم سمیت حکمران پارٹی کے بیشتر اعلیٰ ارکان غیر ذمہ دارانہ تقاریر کر رہے ہیں۔
- سرگودھا، سانگلہ ہل اور کیمل پور وغیرہ میں مجلس عمل کے ارکان اور راہنماؤں کے مکانات اور اجتماعات میں دستی بم پھینکے گئے ہیں۔
- ایک فاشسٹ گروہ تحریک کے کارکنوں کو دھمکی آمیز خطوط لکھ کر صورت حال کو خراب کر رہا ہے۔
- اوکاڑہ، تترگڑی ضلع گوجرانوالہ، چنیوٹ اور بعض دیگر جگہوں میں مسلمانوں پر قاتلانہ حملے کئے گئے ہیں اور ان کی دکانیں نذر آتش کر دی گئی ہیں۔

ان حالات میں یہ کیسے توقع کی جا سکتی ہے کہ مجلس عمل کے راہنما اس تحریک کے گرد امن و امان کا حصار قائم رکھنے میں زیادہ دیر تک کامیاب ہو سکیں گے

(ورق الٹیے)

تعلیمی پریس میں چھپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

اس لئے ہم حکومت سے یہی گذارش کریں گے کہ وہ ملک و قوم کے مفاد کے پیش نظر اس مسئلہ کو کسی تاخیر کے بغیر عوامی امنگوں کے مطابق حل کرے اور اپنے وسائل اور توانائی کو تحریک کی راہ میں مزاحم بنا کر ملک کے حالات کو بے یقینی کے اندھے غار میں دھکیلنے کی بجائے تمام تر توجہات اس مسئلہ کو حل کرنے میں صرف کر دے۔ تاکہ یہ مسئلہ جلد حل ہو کر قوم کے اطمینان کا باعث بن سکے۔ (۸ر اگست)

متحدہ جمہوری محاذ کی تنظیم نو

متحدہ جمہوری محاذ کے ایک پریس ریلیز کے مطابق ماتحت شاخوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ۲۰ر اگست تک ضلع اور شہر کی سطح پر تنظیم نو مکمل کر لیں تاکہ محاذ نئے سرے سے اپنی جدوجہد کو منظم کر سکے۔

متحدہ جمہوری محاذ موجودہ حکومت کے واضح غیر آئینی، آمرانہ اور جمہوریت کش اقدامات کے پیش نظر جمہوری اقدار کے تحفظ کے لئے قائم ہوا تھا اور اب تک اپنی بساط کے مطابق اس میدان میں مصروف جہد و عمل ہے۔

محاذ کے قیام سے جہاں اپوزیشن کی مختلف سیاسی جماعتوں کے درمیان کسی حد تک فکری و عملی یکجہتی کے فروغ میں مدد ملی ہے وہاں یہ محاذ حکمران پارٹی کے بعض ایسے عزائم کی تکمیل میں بھی رکاوٹ بنا ہے۔ جو ہمارے نقطہ نظر سے ملک و قوم کے لئے ضرر رساں ثابت ہو سکتے ہیں۔ یہ درست ہے کہ حکومت کی طرف سے اظہار رائے کے تمام راستوں کی ناکہ بندی اور اپوزیشن کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈہ اور وحشیانہ تشدد کے باعث محاذ رابطہ عوام کی مہم میں تسلسل قائم نہیں رکھ سکا۔ لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ جبر و تشدد کے اس اعصاب شکن دور میں محاذ کا قائم رہنا ہی اس کی بہت بڑی فتح ہے۔ اور موجودہ حکومت کی آمرانہ کارروائیوں اور غیر آئینی اقدامات کو بے نقاب کرنے میں متحدہ محاذ کے عظیم راہنماؤں کا جرأت مندانہ کردار یقیناً مؤثر اور دور رس نتائج کا حامل ہے

اس کے ساتھ ہی محاذ کے ان پر عزم کارکنوں کا ذکر بھی نامناسب نہ ہوگا، جنہوں نے گذشتہ سال شرمناک تشدد اور غنڈہ گردی کے باوجود سول نافرمانی کی تحریک کو حکومت کے ہتھیار ڈالنے تک جاری رکھا محاذ کو سیاسی استحکام بخشنے میں ان جیالوں کا بہت بڑا حصہ ہے۔

متحدہ جمہوری محاذ کی تنظیم نو کے اس مرحلہ میں ہم اس رائے کا اظہار ضروری خیال کرتے ہیں کہ ملک کو آمریت و مطلق العنانیت کے پنجہ سے چھڑانے کے لئے محاذ کو زیادہ سے زیادہ مستحکم اور فعال بنانا ضروری ہے۔ اس لئے محاذ کی تنظیم نو اس انداز سے کی جائے کہ یہ پلیٹ فارم پوری سرگرمی کے ساتھ بے یقینی کی دلدل میں پھنسی ہوئی قوم کو خوشگوار مستقبل کی راہ پر گامزن کر سکے (۸ر اگست ۷۴ء)

نکسن سے استعفیٰ کا مطالبہ

واٹر گیٹ سکینڈل کے سلسلہ میں غلط بیانی کے اعتراف کے ساتھ ہی امریکہ کے صدر نکسن کو امریکہ کے قومی حلقوں حتیٰ کہ خود اپنی ریپبلکن پارٹی کی طرف سے استعفیٰ کے مطالبہ کا سامنا کرنا پڑ گیا ہے اور سیاسی حلقوں کے مطابق اب مسٹر نکسن کے لئے استعفیٰ کے بغیر کوئی چارہ نہیں رہا۔

نکسن کا قصور یہ ہے کہ ان کے دور میں امریکہ کے کچھ ذمہ دار شہریوں کے فون خفیہ طور پر ٹیپ کئے گئے۔ بات عدالت تک پہنچی تو عدالت کے مطالبہ کے باوجود نکسن نے ٹیپ عدالت کے حوالے کرنے اور اپنی پوزیشن صاف کرنے میں تامل کیا۔ اب سینیٹ کی خصوصی کمیٹی نے نکسن پر مقدمہ چلانے کی سفارش کی تو نکسن نے تمام ٹیپ عدالت کے حوالے کرنے کا اعلان کر دیا۔ اور ساتھ ہی اس سلسلہ میں غلط بیانی کا بھی اعتراف کر لیا۔ یہ بات ان کی تمام بین الاقوامی خدمات کے باوجود جن میں چین و روس کے ساتھ روابط اور عربوں کے ساتھ تعلقات کی نئے سرے سے استواری جیسے امور بھی شامل ہیں۔ ان کے اقتدار کے لئے چیلنج بن گئی اور شاید یہ سطور شائع ہونے تک وہ مستعفی ہو چکے ہوں۔ نکسن کے استعفے کے بعد بین الاقوامی حالات اور امریکہ کی پالیسیوں میں کوئی تبدیلی آئے گی یا نہیں۔ یہ سوال کا بعد کا ہے۔ اس وقت ہم مسئلہ کے اس پہلو پر قارئین کو توجہ دلانا چاہتے ہیں کہ ایک ایسی قوم جس کی نظریاتی و معاشرتی خرابیاں عبرتناک حد تک زبان زد عوام ہو چکی ہیں اپنے سیاسی ضابطہ اخلاق اور جمہوری اقدار کی اس حد تک پابند ہے کہ ان کے ایک آئینی اور منتخب سربراہ مملکت کو (ہمارے ہاں کی دھاندلیوں کی بہ نسبت) ایک معمولی غلطی پر اقتدار سے دستبردار ہونا پڑتا ہے۔ جیسا کہ اس سے قبل مغربی جرمنی کے چانسلر ولی برانت کے ساتھ بھی یہی قصہ پیش آ چکا ہے۔ لیکن ہم اعلیٰ اقدار و روایات، نظریات و افکار اور تہذیب و ثقافت کے ڈھنڈورچی ہونے کے باوجود اپنی سیاسی زندگی کو کسی ضابطۂ اخلاق کا پابند نہیں کر سکے۔ ہمارے ہاں اسلام، سیاست، آئین اور جمہوریت کے نام پر وہ کچھ ہوتا ہے کہ انسانیت اور شرافت سر پیٹ کر رہ جاتی ہے۔ مگر ہمارے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔ شاید فرنگی سامراج دو سو برس تک ہمیں یہی کچھ سکھاتا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت عطا فرمائیں۔ (۸ر اگست)

آزاد کشمیر کے انتخابات

ان دنوں آزاد کشمیر میں نئے انتخابات کی خاطر سیاسی سرگرمیاں شروع ہو چکی ہیں۔ توقع ہے کہ آئینی فارمولے پر حکومت پاکستان اور حکومت آزاد کشمیر کے مابین مفاہمت کے بعد انتخابات کے حتمی پروگرام کا اعلان ہو جائے گا۔ ریاستی انتخابات کے ضمن میں ہم کوئی حتمی رائے قائم کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں لیکن ریاست کے عوام سے یہ گذارش ضرور کریں گے۔ کہ وہ اس نازک موڑ پر اپنی نئی قیادت کا انتخاب کرتے وقت سابقہ تجربات کو سامنے رکھیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ریاستی سیاست میں پیش پیش راہنماؤں میں سے بیشتر وہ ہیں۔ جو کسی نہ کسی وقت ریاست میں اقتدار پر فائز رہ چکے ہیں۔ لیکن تحریک آزادی کی عملی قیادت اسلام کے عادلانہ نظام کے نفاذ اور ریاستی عوام کے مسائل کے حل کی کسوٹی پر انہیں پرکھا جائے تو شاید وہ اس پر پورے نہ اتر سکیں اور ان کا پہلا دورِ اقتدار بھی ان تقاضوں کو پورا نہ کر سکا ہو۔

اس لئے ہماری دیانتدارانہ رائے یہ ہے کہ آزاد کشمیر کے اس طبقہ کو آگے آنا چاہیئے۔ جس نے آزادی کی جنگ میں براہ راست حصہ لیا ہے جو اسلام کے عادلانہ نظام کے عملی نفاذ کی صلاحیت رکھتا ہے اور جو عوام کے مسائل سے کما حقہ باخبر اور انہیں حل کرنے کے جذبۂ صادق سے بہرہ ور ہے۔ یہ طبقہ بلاشبہ علماء حق کا غیور و جسور قافلہ ہے۔ جس کا آگے بڑھ کر قوم کی قیادت سنبھالنا وقت کی اہم ضرورت بن چکا ہے۔

ہم علماء آزاد کشمیر سے یہ استدعا کریں گے کہ وہ اپنے فرائض کو پہچانیں۔ اپنی صفوں کو منظم کریں۔ اور آگے بڑھ کر قوم کی قیادت کریں۔ اگر اس وقت ان کی سست روی کے باعث کوئی غلط قیادت سامنے آ گئی تو عند اللہ و عند الناس اس کی تمام تر ذمہ داری علماء کرام پر ہو گی۔

؎ پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی

(۸ر اگست ۷۴ء)

احکام و مسائل

از مولانا محمد شفیع صاحب مہتمم مدرسہ قاسم العلوم ملتان

مسائل زکوٰۃ و عُشر

زکوٰۃ ایک فریضہ محکمہ ہے۔ اصول اسلام سے ایک اہم اصل ہے۔ نظام عالم کو قائم رکھنے کے لئے ادائے زکوٰۃ اور فقراء و مساکین کی ہمدردی و مواسات از حد ضروری ہے زکوٰۃ اور صدقات کے ثواب میں کثرت سے آیاتِ قرانیہ اور احادیث وارد ہیں اور زکوٰۃ ادا نہ کرنے کی سزائیں بھی اتنی سخت ہیں کہ پناہ بخدا۔ عموماً مسلمان رجب، شعبان اور رمضان المبارک کے مہینوں میں زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ اسی لئے زکوٰۃ کے متعلق ضروری مسائل برائے افادہ عام ضبط تحریر میں لائے جاتے ہیں تاکہ مسلمان ادائے فریضہ میں غلطی نہ کریں اور ہمیں بھی تعلیم مسائل دینیہ کا ثواب ملے۔

مسئلہ :۔ زکوٰۃ میں مذہب صحیح مفتیٰ بہ وجوب علی الفور کا ہے حتیٰ کہ بلا عذر تاخیر کرنے سے گناہ لازم آتا ہے۔

مسئلہ :۔ زکوٰۃ کے لئے نیت شرط ہے۔ نیت ادا کرنے کے وقت یا زکوٰۃ کی رقم یا مال الگ کرنے کے وقت ضروری ہے۔ پھر اس جدا شدہ مال سے مساکین کو دیتے وقت اگر نیت نہ بھی ہو تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

مسئلہ : زکوٰۃ کے وجوب کی مندرجہ ذیل شرائط ہیں (۱) اسلام، کافر پہ زکوٰۃ واجب نہیں۔ (۲) عقل، مجنون پر زکوٰۃ واجب نہیں (۳) بلوغ، نابالغ کے مال میں زکوٰۃ واجب نہیں (۴) صاحبِ نصاب ہونا یعنی ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا یا مال تجارت جس کی قیمت چاندی اور سونے سے کسی ایک کے نصاب تک پہنچے۔ اس کا مالک ہونا (۵) نصاب حاجت اصلیہ سے فارغ ہو۔ رہائشی مکان، گھر کے اسباب سواری، سواری کے جانور، کھانے کے لئے غلہ، دوسری ضروریات خانگی کے متعلق اشیاء، پیشہ گردن کے پیشہ سے متعلق آلات، عالم دین کی کتابیں وغیرہ سب حاجاتِ اصلیہ میں داخل ہیں (۶) قرضہ سے فارغ ہونا۔ اگر اتنا قرضہ ہے کہ اگر اس کے حاجاتِ اصلیہ سے فارغ مال کو اس میں ادا کر دیا جائے تو نصاب باقی نہیں رہتا تو زکوٰۃ واجب نہیں۔ زکوٰۃ واجب ہو جانے کے بعد اگر قرضہ واجب ہو جائے تو زکوٰۃ ساقط نہ ہوگی (۷) مال کا نامی ہونا یعنی مال حقیقتہً توالد و تناسل سے بڑھتا ہو (جیسے بکریوں، گائیں، اونٹوں وغیرہ میں) (۸) سال کا گذر جانا، جب نصاب پر ایک سال کامل گذر جائے، تب زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ سال قمری معتبر ہے شمسی نہیں۔

مسئلہ : جس شخص کے گھر میں بہت سا اسباب و سامان وغیرہ ہو۔ حتیٰ کہ ضروریات سے فارغ بھی لیکن تجارت کے لئے نہیں تو اس میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔

مسئلہ :۔ روپے، چاندی، سونا، زیورات وغیرہ میں (جبکہ بقدر نصاب ہوں) مطلقاً زکوٰۃ واجب ہے تجارت کے لئے ہو خواہ نہ ہو۔

مسئلہ :۔ اگر سال کے وسط میں مال نصاب سے کم ہو جائے۔ لیکن شروع اور آخر میں نصاب کامل ہو تو زکوٰۃ کے وجوب میں کوئی فرق نہیں آتا۔

مسئلہ :۔ جو شخص صاحب نصاب ہو وہ زکوٰۃ سال گذرنے سے پہلے ادا کر سکتا ہے۔

مسئلہ :۔ اگر درمیان سال مال تجارت میں بوجہ نفع کے زیادتی ہوئی اور اس نفع پر سال پورا نہ گذرا ہو، لیکن اصل مال کا سال کامل ہو گیا تو نفع اور اصل سب کی زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ نفع کے لئے الگ سال کا اعتبار نہ ہوگا۔

مسئلہ :۔ سونے، چاندی، زیورات، مالِ تجارت سب کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں دینا فرض ہے۔

مسئلہ :۔ سونا، چاندی، زیورات وغیرہ سے چالیسواں حصہ بجنسہٖ ادا کرنا یا مقدار واجب کی قیمت ادا کرنا یا اس سے کوئی اور جنس لے کر زکوٰۃ میں دینا یہ سب امور جائز ہیں۔

مسائلِ عُشر

اراضی سے حاصل شدہ غلہ وغیرہ میں جو فریضہ اسلامی ہے اس کو عشر کہتے ہیں۔

مسئلہ :۔ عشر کی شرائط مندرجہ ذیل ہیں :۔

(۱) اسلام۔ کافر پر عشر واجب نہیں ہوتا (۲) زمین عشری ہو، خراجی نہ ہو۔ تفصیل علماء سے دریافت کریں۔ (۳) اس پیداوار میں عشر واجب ہوگا۔ جس کا زمین سے حاصل کرنا مقصود ہو۔ لہٰذا گھاس، لکڑی وغیرہ خودرَو اشیاء میں عُشر واجب نہیں۔

مسئلہ :۔ گندم، چنا، جوار، مکئی، جو، کپاس چاول، ترکاریاں، گلاب کے پھول، میوہ جات، گنا، خربوزہ، تربوز وغیرہ اشیا میں عشر واجب ہے۔

مسئلہ :۔ عشر میں بلوغ اور عقل کی شرط نہیں نابالغ کی زمین ہو یا مجنون کی ہو عُشر واجب ہوتا ہے اسی طرح زمین کی ملکیت بھی شرط نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وقف عاریت، اجارہ دار اور کرایہ کی زمین کی پیداوار کا عُشر ادا کرنا بھی پیدا حاصل کرنے والے کے ذمہ ضروری ہے۔

مسئلہ :۔ بارانی زمین یا نہری یا دریائی زمین جس کے پانی کا ٹیکس ادا نہ کرنا ہو، اس پر دسواں حصہ واجب ہے۔

مسئلہ :۔ کنوئیں، راہٹ، ٹیوب ویل، اور ٹیکس ادا کردہ پانی والی زمین میں بیسواں حصہ واجب ہے

مسئلہ :۔ عشر تمام پیداوار میں واجب ہے۔ اس سے مزدوری، کٹائی وغیرہ کا خرچ اور لاگت نہ نکالی جائے۔

مصارف زکوٰۃ و عُشر

مسئلہ :۔ زکوٰۃ و عشر مندرجہ ذیل اشخاص میں جس کو چاہے دے سکتا ہے :۔

فقیر، مسکین، مدیون (قرض سے فاضل نصاب کا مالک نہ ہو۔ مسافر، محتاج (گھر میں اگرچہ مالدار ہو) جب اس کی حاجت اپنے مملوکہ سے دفع نہ ہو سکے۔ تو بقدر رفع حاجت لے سکتا ہے زیادہ نہیں۔

مسئلہ :۔ زکوٰۃ اتنی ایک شخص کو دینا مکروہ ہے کہ اس کو غنی بنا دیا جائے۔ البتہ مدیون کو اس قدر دینا جائز ہے کہ وہ اگر قرض ادا کرے تو اس کے پاس نصاب باقی نہیں رہتا۔

مسئلہ :۔ ایک مسکین کو اتنا ضرور دینا چاہئے کہ ایک دن کی ضرورت اس کی پوری ہو سکے۔

مسئلہ :۔ زکوٰۃ و عشر میں تملیک شرط ہے جب تک مستحق کو تملیک نہ کر دی جائے ادا نہیں ہوتی۔

مسئلہ :۔ زکوٰۃ و عشر کے روپے سے مسجد بنانا، میت کے لئے کفن خریدنا، تعمیر سڑک و پل وغیرہ کار خیر میں خرچ کرنا جائز نہیں۔

مسئلہ :۔ اپنے ماں باپ، دادا، دادی نانا، نانی، نیز لڑکے، لڑکی، پوتے، پوتی، نواسے نواسی وغیرہ جن کے درمیان رشتہ تناسل ہے ان کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔ عورت کا خاوند کو اور خاوند کا عورت کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔

مسئلہ :۔ بھائی، بہن، چچا، پھوپھی، ماموں وغیرہ رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ لیکن اگر بہن، بھائی اس مال کی ملکیت میں شرعاً شریک ہیں تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی۔

مسئلہ :۔ جو شخص مال نصاب کا مالک ہو، خواہ وہ مال نامی ہو یا نہ ہو، تجارت کے لئے ہو یا گھر کا سامان وغیرہ ہو۔ سال گذرا ہو یا نہ ہو۔ جب وہ حاجتِ اصلیہ سے فارغ ہو اور زائد ہو، وہ زکوٰۃ لینے کا مستحق نہیں۔

مسئلہ :۔ غنی کی نابالغ اولاد کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔ البتہ غنی کی بالغ اولاد کو جو مسکین ہوں دینا جائز ہے۔ کیونکہ وہ باپ کے غنا سے غنی نہیں ہوتے اور فقیر کی نابالغ اولاد کو دینا بھی جائز ہے

مسئلہ :۔ ہاشمی (سادات) کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔ ہاشمی سے مراد حضرت عباس رضؓ کی اولاد و حضرت جعفر رضؓ کی اولاد و حضرت علی رضؓ کی اولاد، حضرت عقیل کی اولاد اور حضرت حارث بن عبدالمطلب کی اولاد ہے۔

یادِ رفتگاں

مولانا سید نور الحسن شاہ بخاری

علامہ دوست محمد قریشی رح

حضرت قریشی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے میری دوستی کا سلسلہ بہت پرانا ہے۔ ۱۹۲۰ء کے لگ بھگ کی بات ہے میں اپنے وطن سکھانی والہ ضلع ڈیرہ غازیخان میں مدرس تھا اور حضرت قریشی صاحب ابھی طالب علم تھے کہ انہوں نے مجھے اپنی بستی بیٹ مشرقی پر وعظ کرنے کی دعوت دی۔ میں ان دنوں سکول میں مدرس تھا۔ دینی تعلیم ۳۶-۱۹۳۷ء میں دار العلوم دیو بند جاکر شروع کی۔ البتہ مطالعہ کی بنا پر دین کی کچھ معلومات تھیں اور میں دوستوں کے محدود حلقے میں کچھ بیان کر لیتا تھا۔ حضرت قریشی صاحب کی بستی میری بستی سے تقریباً ۵ میل کے فاصلہ پر تھی اور غالباً میں نے پہلا بیان حضرت قریشی صاحب کی بستی میں ان کی مسجد کے اندر کیا۔

اسی تقریب میں حضرت رحمۃ اللہ سے رفاقت اور دوستی کا تعلق قائم ہوا۔ جو مئی ۱۹۷۳ء تک قائم رہا۔ یعنی تقریباً نصف صدی۔

تبلیغ دین سے شغف و انہماک

ان سطور سے معلوم ہو گیا ہوگا کہ ہماری دوستی کی بنیاد تبلیغ دین پر استوار ہوئی۔ انہیں تبلیغ دین سے فطرتی لگاؤ تھا۔ وہ سراپا تبلیغ تھے۔ ان دنوں جب انہوں نے مجھے اپنے ہاں تبلیغ و تقریر کی دعوت دی۔ وہ خود بھی تقریر کیا کرتے تھے۔ اور ان کی تقریریں بڑی مقبول اور کامیاب ہوتی تھیں۔ حالانکہ اس وقت جبکہ میری عمر تقریباً ۱۸/۱۹ سال کی تھی ان کی عمر کیا ہوگی؟ وہ مجھ سے بہرحال چند سال چھوٹے تھے۔ گویا انہوں نے ۱۴، ۱۵ سال کی عمر میں وعظ کہنا شروع کر دیا تھا۔ یہ تھی تبلیغ دین سے ان کی طبعی مناسبت اور گہرے شغف و انہماک کی انتہا۔

دینی تعلیم سے فراغت

میں نے ۳۸-۱۹۳۷ء میں دار العلوم دیوبند میں شیخ الاسلام حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے دورۂ حدیث پڑھا۔ اور حضرت قریشی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے کچھ قبل یا بعد دار العلوم ڈابھیل علاقہ سورت احاطہ بمبئی میں غالباً شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ سے دورۂ حدیث پڑھا بعد و بستی شلی بخش علاقہ جتوئی اور مان گڑھ ضلع مظفر گڑھ میں تدریسی خدمات سرانجام دیتے رہے تبلیغی سلسلہ بھی ساتھ جاری رہا۔ چند سال کے بعد تدریسی کام چھوٹ گیا۔ اور پورا وقت تبلیغی کام پر صرف ہونے لگا۔ اور آپ کی تبلیغ کا دائرہ صوبہ سندھ تک وسیع ہو گیا۔

تحریک تنظیم سے وابستگی

اللہ رب العزت سردار احمد خان پتافی کی قبر کو ٹھنڈا اور منور رکھے۔ وہ بہت دنوں سے ملک میں اہلسنت کی تنظیم و تبلیغ کی فکر میں تھے۔ میرے دیو بند جانے سے پہلے یہ کام ڈیرہ غازی خاں کی حدود تک محدود تھا۔ میرے دار العلوم سے فارغ ہو کر واپس آنے پر یہ کام پورے ملک میں کرنے کا فیصلہ ہوا۔ اور اوائل ۴۴ء میں یہ خدمت میرے سپرد کی گئی۔ چنانچہ ۴۴ء میں امرتسر کے اندر دفتر قائم کر کے میں نے کام شروع کر دیا۔

مارچ ۴۵ء میں تحریک تنظیم کا پہلا مرکزی جلسہ لاہور میں ہوا۔ جس میں مشاہیر امت شیخ الاسلام حضرت مدنی مفتی ہند حضرت مولانا کفایت اللہ صاحب امام اہلسنت حضرت عبد الشکور صاحب لکھنوی رحمہم اللہ نے شرکت فرمائی۔ ان کے قدموں کی برکت سے تحریک تنظیم ملک میں متعارف ہوئی اور ملک کے طول و عرض میں اہلسنت کی تبلیغ و تنظیم کا کام شروع ہو گیا۔

اس وقت حضرت قریشی صاحب ملک میں انفرادی طور پر تبلیغ دین کا کام انجام دے رہے تھے۔ تحریک تنظیم سے باہر باہر مجھے پورا یاد تو نہیں اندازہ ہے کہ پاکستان بن جانے کے بعد ۵۰-۱۹۴۹ء میں پپلاں ضلع میانوالی میں تنظیم اہلسنت کی کانفرنس تھی۔ بانی تنظیم جناب سردار صاحب رح نے بھی اس مرکزی اجلاس میں شرکت فرمائی۔ تنظیمی پلیٹ فارم پر یہ ان کی پہلی تقریر تھی جس سے وہ تنظیمی حلقوں میں متعارف ہوئے۔ اس کے بعد آپ باضابطہ طور پر تحریک میں شامل ہو گئے۔

تحریک کی خدمات

تحریک تنظیم میں شامل ہو کر دین کی تبلیغ خدمت کے علاوہ تحریک کی جو خدمات انجام دیں وہ بے شمار و بے مثال ہیں۔ ماہ بماہ روز تبلیغ و اشاعت دین ہو یا مسلکِ حقۂ اہلسنت کی حفاظت کے لئے بحث و مناظرہ، مختلف اہم دینی و مسلکی عنوانات پر تصنیف و تالیف ہو یا باطل مذاہب کی تردید کے لئے نوجوان علماء کی تعلیم و تربیت جماعت کی مالی خدمت ہو یا دفتر کی تعمیر، ہر اعتبار سے حضرت قریشی صاحب رح کا مقام پوری جماعت میں اول و اعلیٰ تھا۔ اور بلاشبہ پوری تنظیم میں کوئی شخصیت بھی کسی محاذ پر ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ الا ماشاء اللہ۔

اصلاح نفس

اللہ رب العزت نے انہیں علم و عمل کی گوناگوں صلاحیتوں سے بہرۂ وافر عطا فرمایا تھا۔ آپ نے وعظ و تبلیغ اور تصنیف و تالیف کے علاوہ اصلاح نفس کا بہت بڑا کام کیا۔ وہ سلوک و طریقت کے بہت بڑے شیخ اور وقت کے عظیم مرشد تھے۔ نقشبندیہ سلسلہ میں بیعت کرتے تھے۔ جہاں دن کو تقریر و خطاب کرتے وہاں رات کو مجلس مراقبہ منعقد کر کے لوگوں کا تزکیہ نفس و تصفیہ قلب کرتے۔ بلاشبہ ملک کے ہر کونے میں ہزاروں مسلمانوں نے ان سے بیعت کر کے اپنی اصلاح کی۔ عوامی وعظ و تذکیر کے علاوہ ذکر و مراقبہ کی ان خاص مجالس میں اپنے مریدین کو اتباعِ سنت کی تعلیم دیتے اور تقریر فرماتے تھے۔ جس کے نتیجہ ہزاروں چہروں پر سنت رسول کا نور نظر آنے لگا اور سینکڑوں نوجوان رات کو تنہائیوں میں اپنے خالق و مالک کی بارگاہ میں سربسجود پائے گئے۔

سراپا عمل اور مجسم کردار

اللہ تعالیٰ نے اس خاص بندے کو عمل کی کس درجہ بے پناہ قوت عطا فرمائی تھی۔ اس کا اندازہ اس سے فرمائیے کہ وہ شب و روز سینکڑوں میل کا سفر ہوائی جہاز، ریل، موٹر، بس، تانگے حتیٰ کہ سائیکل پر کرتے۔ پھر عموماً ہر روز گھنٹوں تقریر فرماتے اور پورے زور سے تقریر فرماتے۔ تقریر سے فارغ ہوتے تو بسا اوقات کتابوں کا بکس کھول کر تصنیف و تالیف کا کام شروع کر دیتے۔ عموماً بعد مغرب یا بعد عشاء مجلس مذاکرہ منعقد فرماتے۔ حلقۂ مریدین میں وعظ و تذکیر فرماتے اگر سفر درپیش نہ ہوتا تو اول شب آرام کر کے پچھلی رات تہجد کے لئے کھڑے ہو جاتے۔ جہاں تک میرا علم و مشاہدہ ہے آپ سفر میں کبھی تہجد قضا نہ فرماتے۔

صرف ایک مثال

ان کی اَن تھک شخصیت اور جہد مسلسل کا صرف ایک نمونہ ملاحظہ ہو جو حضرت کا آخری کردار ہے۔

یکم جمادی الاوّل بروز جمعہ کو تقریر فرمائی۔ رات کو سفر فرمایا۔ صبح بروز ہفتہ ملتان دفتر تنظیم اہلسنت میں مبلغین تنظیم کے ماہانہ اجلاس میں شرکت فرمائی۔ تقریباً ایک دو بجے تک بحث و گفتگو میں حصہ لیا۔ پھر بس کے ذریعہ مظفر گڑھ پہنچے۔ بعد ظہر وہاں تقریر فرمائی۔ میں بعد مغرب وہاں پہنچا۔ آندھی چل رہی تھی۔ گرد و باد کے اسی طوفان میں بوقت عشاء وہاں سے عازم بھکر ہوئے تقریباً سوا سو میل کا سفر۔۔۔ ہفتہ کے دن بھکر سے ۸ میل دور ایک بستی میں تقریر فرمائی۔ شام کو واپس بھکر پہنچے۔ اب رات کو تھل گاڑی سے پھر ملتان کا سفر درپیش تھا۔ اسٹیشن پر پہنچے۔ دوستوں نے سامان گاڑی میں رکھا تھا کہ طبیعت خراب ہو گئی۔ فرمایا: سامان اتار لو اللہ رب العزت کی طرف سے ملتان کی بجائے آخرت کے سفر کا حکم آ گیا۔ توبہ کی کلمہ شہادت پڑھا۔ ہسپتال

(باقی صفحہ ۹ پر)

مولانا محمد یعقوب شرودی امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع قلات بلوچستان

اسلامی نظام کی اہمیت

یہ مقالہ جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان کے کنونشن منعقدہ کوئٹہ میں پڑھا گیا

محترم حضرات! مجھے اسلامی نظام پر کچھ لکھ کر پیش کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ اسلام صرف چند مذہبی رسوم ہی کا نام نہیں جنہیں مخصوص طریقوں سے دن رات کے مختلف اوقات یا سال کے بعض مخصوص مہینوں اور تاریخوں میں سرانجام دیا جاتا ہے۔ بلکہ اسلام ایک کامل آئین حیات اور ایک مکمل دستور زندگی ہے۔ اسلام نے انسانیت کو ایسا جامع آئین عطا کیا ہے، جو انسانی زندگی کے ہر شعبے پر حاوی ہے۔ اسلام ایک طرف انسانوں کو ضابطۂ عبادت کی تعلیم دیتا ہے اور دوسری طرف انسانوں کے تمام انفرادی اور اجتماعی معاملات میں ان کی صحیح صحیح رہنمائی کرتا ہے۔ اسلام میں اگر ایک طرف کائنات ارضی پر جہانبانی کے لئے درخشاں اصول موجود ہیں تو دوسری طرف روحانی سکون و اطمینان کے لئے خالق کائنات کی عبادت و بندگی کے مفصل احکام بھی موجود ہیں۔ وہ اگر انسانی معاشرہ کے فلاح و بہبود کے لئے معاشرتی ضوابط رکھتا ہے اور مکارم اخلاق کے تمام شعبوں کا اگر بے مثال معلّم ہے تو اخوّت و ہمدردی کا پیامبر بھی ہے۔ اسلام میں علم معیشت و اقتصاد کا ایک بے مثال جامع نظام ہے تو معاشرتی و سماجی خدمات کا مکمل پروگرام بھی۔ اگر اس کا مطمح نظر اور منزل مقصود عالم آخرت ہے تو اس کے مسافر کو دنیا کی نعمتوں سے جائز طور پر محظوظ و متمتع ہونے کی اجازت بلکہ ترغیب بھی دیتا ہے۔ وہ اگر روحانیت اور تعلق مع اللہ کا سبق سکھاتا ہے تو سائنسی ایجادات سے استفادہ کو بھی پسندیدگی کی نظر سے دیکھتا ہے۔ وہ اگر صلح و آشتی اور عالمی امن کا علمبردار و داعی ہے تو بوقت ضرورت اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے جہاد میں سرفروشوں کو ابدی جنت کی بشارت بھی دیتا ہے۔ وہ اگر حاکم مطلق صرف خالق کائنات کو قرار دیتا ہے تو امور مملکت کے نظم و نسق کے لئے عوامی نمائندہ اہل الرائے اولی الامر کو حدود کے اندر باہمی مشورہ سے حکمرانی کا اختیار بھی دیتا ہے۔

وہ اگر برسر اقتدار حکمرانوں کو عدل و انصاف اور تقویٰ و طہارت کی تعلیم دیتا ہے تو رعایا کو ان کی اطاعت و خیر خواہی پر آمادہ بھی کرتا ہے۔ بلکہ جب تک وہ خدائی احکام کے مطابق حکومت کریں ان کے خلاف بغاوت کو حرام قرار دیتا ہے۔ غرض یہ کہ اس پاکیزہ نظام میں عالمگیر انسانی زندگی کے گوناگوں اور متنوع مسائل کا ایسا حل موجود ہے کہ نہ صرف ارباب مذاہب بلکہ تمام اصحاب عقل و خرد اس کے مقابلہ پر متبادل حل پیش کرنے سے عاجز ہیں۔ لہٰذا اسلامی نظام کے ہوتے ہوئے نہ صرف مسلمانوں بلکہ دنیا کی تمام قوموں کو کسی بھی اور ازم یا نظریہ کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھنے کی درحقیقت ضرورت نہیں۔

اور پھر جس خوش نصیب قوم کو اس دین فطرت کی لافانی دولت حاصل ہوگئی۔ اسے دنیا بھر کی تمام دنیوی و اخروی نعمتیں حاصل ہوگئیں۔ ایسی قوم کے لئے غیر اسلامی قوانین اور مذاہب کے دروازے پر دریوزہ گری باعث ذلت ہے ؎

سب کچھ خدا سے مانگ لیا تجھ کو مانگ کر
اٹھتے نہیں ہیں ہاتھ مرے اس دعا کے بعد

ہم دیکھ رہے ہیں کہ آج بھی جن کو مہذب ممالک کہا جاتا ہے۔ ان کے جیل خانے جرائم کی تربیت گاہ بن کر رہ گئے ہیں۔ مجرم جب سزا کاٹ کر واپس آتے ہیں تو مرض جرم سے شفایاب ہوکر نہیں نکلتے بلکہ (الا ماشاء اللہ) عادی مجرم بن کر آتے ہیں۔ برخلاف اس کے اسلامی نظام نے انسانیت کے لئے عدل و انصاف مودت و رحمت ہمدردی و خیر خواہی، اخوت و مساوات اور سکون و اطمینان کی وہ فضا پیدا کی جس کی مثال چشم فلک نے کبھی نہ دیکھی تھی۔ یہ ایک ایسا خودکار نظام تھا۔ جس کی بدولت اول تو ہر قسم کے جرائم کی تعداد گھٹتے گھٹتے صفر کے نقطہ تک پہنچ گئی تھی۔ اور کبھی سہو بشریت اور انسانی غلطی سے کوئی جرم کسی سے صادر ہو بھی جاتا تو مجرم خود ہی طهّرنی یا رسول اللہ کا نعرہ لگاتے ہوئے عدالت کے کٹہرے میں حاضر ہوتا۔ اور جب تک عدالت نبوی سے اسے مناسب سزا نہ ملتی یا اور کوئی حتمی فیصلہ صادر نہ ہوتا، اس کے ضمیر کی خلش، ایمان کی حرارت اسے چین سے بیٹھنے نہ دیتی۔ یہ تھا اسلامی نظام کے اثر کا ایک نمونہ اسلامی نظام سب سے پہلے درِ دل پر دستک دیتا ہے خوف خدا اور محاسبۂ آخرت کا فکر پیدا کرتا ہے۔ میں کیا عرض کروں۔ اسلامی نظام اپنی خوبیوں اور خصوصیات کے اعتبار سے منفرد اور بے مثل ہے۔ دنیا کا کوئی نظام اور دستور اس کی ہمسری نہیں کر سکتا۔

نظام کی خوبی قیام عدل و انصاف ہوتا ہے

اس لئے کہ ایک نظام کی خوبی قیام عدل و انصاف سے پہچانی جاتی ہے۔ نگاہ قانون میں یکساں طور پر عدل و مساوات قائم کرنے اور دنیا سے شر و فساد، ظلم و ستم اور فواحش و منکرات کی بیخ کنی سے سمجھ میں آجاتی ہے جو نظام ان نکات پر مشتمل نہ ہو۔ وہ ناقص ہے۔ آیئے میں آپ پر واضح کردوں۔ دنیا کی حکومتوں کے قوانین و دساتیر میں سب سے بڑی خامی یہ ہے کہ وہ چند انسانوں کے باہمی صلاح و مشورے کے مرہون منت ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ اس سے انصاف کے تقاضے کبھی پورے نہیں ہوسکتے۔ کیونکہ انسان کا علم و فہم ناقص ہے۔ اور اس کی عقل و فراست محدود ہے اور ساتھ ہی اس میں اخلاقی کمزوریاں بھی موجود ہیں۔ لہٰذا جو نظام اور جو قانون انسان کا دیا ہوا ہو۔ وہ لامحالہ ناقص قانون ہوگا۔ انسان کا مستقبل کے حوادث و واقعات سے قطعاً ناواقف و نارسا علم اپنے قانون کی اساس و بنیاد ماضی کے کچھ محدود تجارب، فطری ضروریات انسانی کے محدود فہم اور اپنے رجحانات خاصہ کی شعوری یا لاشعوری بندھنوں میں الجھی ہوئی سمجھ پر رکھ لیتا ہے اس لئے یہ قطعی ہے کہ کوئی انسانی قانون دائمی کوتاہیوں سے پاک اور معیاری عدل کا نمونہ نہیں ہوسکتا۔

ناقص قانون ظلم ہے

لہٰذا اس نارسا علم کا حتمی نتیجہ ناقص قانون کی شکل میں سامنے آئے گا اور ناقص قانون ظلم ہے قانون کا نقص حقیقتاً ظلم و ناانصافی کا وجود ہے۔ گو اس کے بنانے والے عمداً اس کے مرتکب نہ ہوتے ہوں۔ لیکن عدل و انصاف کا اتنا بلند مقام ہے کہ وہاں عمد و سہو کا تفاوت بے معنی بات بن جاتی ہے مجالس مقننہ کی روزانہ کی کاروائیاں انسان کی تصنیف کردہ نظام کی کوتاہ رسی پر گواہ ہیں۔ ایک ملک کی قومی اسمبلی یا پارلیمنٹ ایک قانون وضع کرتی ہے وہ پارٹی یا طبقہ جس کا وہاں غلبہ و اکثریت ہوتی ہے قانون سازی میں اپنے مفادات پر نگاہ رکھتا ہے۔ اگر انصاف ان کی راہ میں حائل ہوتا ہے تو تاویلات کے پردوں اور پروپیگنڈہ کے زور میں اسے چھپانے کی کوشش کی جاتی ہے (مگر دنیا جانتی ہے کہ کیا کچھ ہو رہا ہے) آمریت اور فاشزم میں شخص واحد کی انانیت قانون قومی کا لبادہ اوڑھ لیتی ہے۔ اگر بعض لوگ سرمایہ دار کی بے جا حفاظت کرتے ہیں تو کمیونسٹ وغیرہ مزدور کی حدود سے بڑھ کر رعایت کرتا ہے۔ نظام تو وہی عادلانہ ہوگا۔ جس میں کسی کی رعایت نہ ہو۔ خوف نہ ہو۔ ملکی رجحان نہ ہو۔ نسلی میلان نہ ہو۔ رنگ کا پاس نہ ہو۔

عادلانہ نظام

علاقائی لحاظ نہ ہو۔ وطنی مفاد نہ ہو۔ طبقاتی عصبیت نہ ہو۔ غیر سے مخاصمت نہ ہو۔ اپنے کی بے جا حمایت نہ ہو کنبہ پروری نہ ہو۔ دوست نوازی نہ ہو۔ مفادات خاصہ کی ناجائز نگرانی نہ ہو۔ قانون سازی میں مال و جاہ کی طلب نہ ہو۔ مدح و ذم کی پرواہ نہ ہو۔ غرض تمام ذاتی مفادات

سے بالاتر ہوکر اور ہر رجحان سے تہی دل و دماغ ہوکر محض عدل و انصاف کی بقا کے لئے قانون بنانا یہ انسان کے بس کی بات نہیں۔ بلکہ یہ تو اس ذات کا کام ہے۔ جس کا ایک طرف تو علم وسیع ہے۔ زمین و آسمان کے ذرہ ذرہ پر حاوی ہے۔ اور ہر انسان کی فطری اور طبعی ضروریات و تقاضوں سے بخوبی واقف ہے۔ اس کے غوامض و اندرونی کیفیات اس کی جملہ انفرادی و اجتماعی ضرورتوں سے کلیتہً واقف عالم اسرار اور مستقبل کے جملہ کوائف و واقعات اور حوادث و ضروریات کو جاننے والا اور جو یکساں سب کا خالق، مالک رازق اور سب کا برابر مربی و کارساز ہے اور سب پر مہربان ہے۔ بہ الفاظ دیگر یہ تو اس ذات کا کام ہے جو سب تعلقات سے بری ہو۔ نہ کسی کا بیٹا نہ کسی کا باپ نہ کسی کا رشتہ دار، وہ ہر انفعال سے منزہ ہر خوف و رعایت سے مبرا اور تمام نسلی و لونی اور ملکی و وطنی بندشوں سے پاک ہو۔ لم یلد ولم یولد (اخلاص) الحمد للہ الذی لم یتخذ ولداً ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذل وکبرہ تکبیرا (اسراء) وما ینبغی للرحمٰن ان یتخذ ولداً ان کل من فی السمٰوات والارض الا اتی الرحمٰن عبداً (مریم)

قانون اسلامی کا منبع اللہ کی ذات ہے

اسلامی نظام میں قانون کا واحد منبع چونکہ اللہ کی ذات ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی قانون نہ بنا سکتا ہے نہ دے سکتا ہے۔ نہ اس میں تغیر و تبدل کا مجاز ہے سے

سروری زیبا فقط اک ذات بے ہمتا کو ہے

انسان خدا کے نائب اور خلیفہ کی حیثیت سے قانون کا اجرا کر سکتا ہے۔ قانون بنا نہیں سکتا قانون کی تجویز، اس میں تغیر و تبدل۔ کسی چیز کو حلال و حرام کرنا، جائز و ناجائز قرار دینا، اور اوامر و نواہی قائم کرنا صرف اللہ تعالیٰ ہی کا حق ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس سلسلہ میں خدا سے قانون لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر قانون کھولتا ہے اور وہ خدا سے لیکر انسانوں کو بتاتے سکھاتے ہیں اور اس کا اجراء کرتے ہیں (ہاں وہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نبوت اور پیغمبرانہ بصیرت و فراست اور ارادت سے خدائی قانون کی تشریح کرتے ہیں۔ جس کا نام سنت ہے۔ لتبین للناس ما نزل الیھم کبھی اس تشریح میں بھی بعض جزئیات کے لئے وضاحت نہیں ہوتی تو پھر قرآن و سنت کے اندر رہ کر منشاء ربانی کو سمجھنے کے لئے فکر و تدبر سے اجتہاد سے کام لینا پڑتا ہے۔ اگر اس پر تمام اہل علم کا پورا طبقہ متفق ہو تو اجماع کہا جاتا ہے ورنہ اسے شرعی قیاس)

غرض پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم حقیقت میں قانون الٰہی کا شارع نہیں۔ اس لئے حضور نے اہل کتاب کو جو انبیاء علیہم السلام یا پیشوایان مذہبی کو تحلیل و تحریم کا مجاز سمجھتے تھے ایک معنی میں مشرک قرار دیا۔ اتخذوا احبارھم ورھبانھم ارباباً من دون اللہ والمسیح ابن مریم الایہ (توبہ)

یہ آیت جب اتری تو حضرت عدی بن حاتم نے جو پہلے عیسائی تھے۔ آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم تو اپنے پیشواؤں کو اپنا رب نہیں سمجھتے۔ آپ نے فرمایا۔ کیا تمہارا یہ عقیدہ نہیں کہ وہ جس چیز کو چاہیں حلال اور جس چیز کو چاہیں حرام کر دیں۔ عرض کی ہاں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا۔ یہی تو رب بنانا ہے (ابن کثیر و در منثور)

جب ان معروضات سے آپ سمجھ گئے کہ اسلامی نظام کو وضع کرنے والا اور قانون بنانے والا چونکہ اللہ کی ذات ہے پیغمبر اسلام کو بھی صاف حکم ہے۔ وان احکم بینھم بما انزل اللہ تو اللہ کی ذات تو ایسا عالم و علیم ہے کہ کون و مکان اور موجودات و کائنات کی کوئی چیز کسی وقت بھی اس سے اوجھل اور پوشیدہ نہ تھی نہ ہوگی۔ وہ پوری مخلوق و انسانیت کے احوال ظاہرہ و باطنہ کا ازل سے ابد تک جاننے والا ہے۔ کوئی زمانہ ایسا نہیں گذرا۔ نہ آیندہ آئے گا جس کا علم اس علیم و خبیر کو ازل ہی میں نہ ہو۔ ازمنہ و امکنہ کے جملہ ادوار اور ان میں پیش آنے والے حوادث و احوال ان میں پیدا ہونے والی جملہ خلائق و مخلوقات اس کے سامنے ہمیشہ سے عیاں کھلی ہوئی اور شاہد ہیں۔ اور وہ ان کے ظاہر و باطن کو جانتا ہے۔ وہ عالم جنہیں ہم جانتے ہیں یا نہیں جانتے ہیں۔ وہ اشیاء جن کا ہمیں علم ہے یا ہمیں علم نہیں بلکہ علم انسانی کے ادراک سے باہر کے مکان و زمان یا دائرہ زمان و مکان سے بیرون کے احوال و ظروف سب اس پر روشن و ہویدا و آشکارا ہیں۔ وہ تو ازل ہی میں جانتا تھا کہ مثلاً چودھویں صدی ہجری ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یا بیسویں صدی عیسوی میں کیا کچھ ہونے والا ہے۔ یہ فضائی پروازیں یہ صنعتی ترقی و عروج کا دور یہ جوہری زمانہ اس دور کے انسانوں، ان کے ماحول ان کی ضرورتیں ان کی حاجتیں۔ ان کے علم و دانش فکر و کاوش ان کی صنعت و حرفت، ان کی صنعت و حرفت ان کی روحانی کم مائیگی ہر چیز کو وہ ازل ہی میں جانتا تھا۔ ولقد علمنا المستقدمین منکم ولقد علمنا المستاخرین (الحجر) وہ یہ بھی جانتا تھا کہ ذرائع مواصلات کی آسانیوں سے ایک دن دنیا کا فاصلہ کم ہو کر تمام دنیا ایک بڑے گھر کی حیثیت اختیار کرے گی۔ اللہ تعالیٰ اسی وقت دیکھ رہا تھا کہ ازل میں کیا ہے اور ابد تک کیا ہونے والا ہے بات کچھ لمبی ہوگئی۔ یہ بتانا تھا کہ اسلامی نظام یقیناً نقائص و شوائب سے مبرا اور ازلی و ابدی جامع کامل مکمل نظام ہے اس لئے کہ وہ خالق ہی کا وضع کردہ ہے۔ جو نسبت خالق کو اپنی مخلوق سے ہے۔ وہی نسبت اس کے تجویز کردہ نظام اور مخلوقات کے تصنیف کردہ ناقص نظام ہائے زندگی میں سمجھ لیجئے۔ کلام الملوک ملوک الکلام۔ قیام عدل و انصاف کے لئے اسلامی نظام ایک اس لحاظ سے واحد کفیل ہے۔ دوسری بات یہ بھی ہے کہ

اسلامی نظام کا واضع ظلم پسند نہیں

اسلامی نظام کا واضع یعنی ذات باری تعالیٰ ظالم نہیں ظلم پسند نہیں۔ اس نے ظلم کو اپنے اوپر حرام کیا ہے۔ مسلم شریف میں حدیث قدسی ہے۔ یا عبادی انی حرمت الظلم علی نفسی وجعلتہ بینکم محرماً۔ اس کے قانون کے تمام اجزاء اس کی رحمانی و رحیمی شان کا مظہر ہے۔ اس کے نظام میں جو چیز جو نظر آئے گی۔ وہ بھی حقیقتہً اس کی شان رحمت کا ظہور ہی ہوتا ہے۔ اس کی رحمت اس کے ہر قانون میں رچی بسی ہوتی ہے۔ کتب ربکم علی نفسہ الرحمۃ (انعام) ورحمتی وسعت کل شیئ (اعراف) قانون میں جو سختی و غضب دکھائی دے گا۔ وہ جبر و قہر بھی ہزارہا عطاء و مہر کا حامل اور بے شمار حکمتوں سے مملو ہوگا۔ ولکم فی القصاص حیوۃ یا اولی الالباب (بقرہ) پس اللہ کا وضع کردہ نظام سراپا حکمت اور خیر و برکت ہی ہے

اسلام کے نظام میں سب انسان برابر ہیں

اس نے انسانوں کو رنگ و نسل مال و دولت مرز و بوم کی وجہ سے ایک دوسرے پر کبھی ترجیح نہیں دی ہے۔ گورے کالے یا زرد و سرخ اور زنگی فرنگی میں کبھی تقسیم نہیں کیا۔ نہ اس قسم کی خصوصیات کو عزت و دولت اونچ نیچ اور شرافت و رذالت کا پیمانہ قرار دیا ہے

پیش قرآن بندۂ مولا یکے است

بوریا و مسند دیبا یکے است

معیار فضیلت تقویٰ ہے

تقویٰ کی صفت سے ایک غلام آقا سے بڑھ سکتا ہے۔ ایک عجمی عربی پر فوقیت حاصل کر سکتا ہے اور بس۔ لا فضل لعربی علی عجمی ولا لاحمر علی اسود کلکم بنو آدم وآدم من تراب اسلامی عدل و انصاف کے ترازو میں امیر و غریب شاہ و گدا، آقا و غلام، کالے اور گورے عربی و عجمی ایرانی و چینی، ترکی و ہندی، یورپی و افریقی سب برابر ہیں۔ جو اس کے قانون کا زیادہ پابند ہوگا خواہ کسی خاندان کسی رنگ کسی قوم و وطن سے ہو وہ اس کے ہاں عزیز و قریب ہوگا۔ ان اولی الناس بی المتقون من کانوا وحیث ما کانوا (کنز العمال بحوالہ مسند احمد صہ ۲۲) فرمایا مجھ سے زیادہ قریب لوگ وہی ہیں جو متقی ہوں جو بھی ہوں اور جہاں بھی ہوں اور جس نے اس کے قانون کو پس پشت ڈالا۔ خواہ کوئی ہو۔ وہ اللہ کی نگاہ میں ذلیل، دنی اور پست ہوگا۔ بلی من کسب سیئۃ واحاطت بہ

خطیئۃ فاولئک اصحاب النار ھم فیہا خالدون۔

اسلامی عدل و انصاف میں دوست دشمن کی تمیز نہیں

اسلامی نظام میں عدل و انصاف کے سلسلہ میں اپنے اور بیگانے کی تفریق بھی گوارا نہیں۔ عدل میں نہ دشمن کی دشمنی حائل ہو نہ دوست کی دوستی ناجائز رعایت پر مائل کرے۔ واذا قلتم فاعدلوا ولو کان ذا قربیٰ (انعام) ولا یجرمنکم شنآن قوم علی الا تعدلوا (مائدہ)

قانون الٰہی میں ظلم کے چور دروازے نہیں

قانون الٰہی میں کسی خاص طبقے گروہ جماعت یا فرد کے لئے قانونی مراعات و تحفظات کے نام سے ظلم و جور کا کوئی چور دروازہ کھلا نہیں رکھا گیا ہے۔

عفو و درگذر کی ترغیب دی گئی ہے

مقدمہ کے عدالت میں پہنچ جانے سے قبل باہمی معافی اور عفو و درگذر کی حوصلہ افزائی کر دی گئی ہے۔ اس کے بعد کسی کی سفارش و رعایت قبول نہیں کی جائے گی سبحان اللہ شفقت سے ہاتھ کاٹنے (قطع ید) پر بھی بندھ جاتی ہے۔ لیکن حدود کے نفاذ میں ذرہ برابر کوتاہی برداشت نہیں کی جاتی۔ اعلان ہوتا ہے ــــ واللہ لوان فاطمۃ بنت محمد سرقت لقطعت یدھا (بخاری) کیونکہ وہاں سے حکم ہے۔ لا تاخذکم بھما رأفۃ فی دین اللہ کہ مجرموں کو سزا دینے اور خدا کے حدود کو قائم کرنے میں تمہیں ان پر کسی قسم کی شفقت مانع نہ ہونے پائے

اسلامی حدود و تعزیرات میں امن عامہ کا راز مضمر ہے

نرم قانون جرم کو روک نہیں سکتا۔ آج یورپ و امریکہ (جن پر ہم اپنے متاع دین و دانش قربان کر چکے) اپنے جرائم کو بند کرنے پر قادر نہ ہو سکے تو مجبوراً جرم ہی کو جرائم کی فہرست سے نکالنا شروع کر دیا۔ شراب کو لیجئے۔ "تلذذ بالمثل" جیسی حماقت کو لیجئے۔ زنا کی تعمیم کو لیجئے۔ اس طرح کے سینکڑوں جرائم آپ کو ملیں گے جہاں جب بھی کسی جرم پر قابو پانا مشکل ہوا تو اسے قانونی نرمی سے ہمکنار کر دیا جاتا ہے بلکہ اسے قانونی حمایت میں لے دیا جاتا ہے۔ کلیسا پہلے چلاتا ہے۔ پھر وہ بھی اپنے کو بے بس پاکر ہمنوا ہو جاتا ہے۔ قانون جس میں مجرم کے ساتھ دلسوزی اور قانونی رعایت ہوگی۔ وہاں نہ تو جرائم رک سکتے ہیں نہ صحیح عدل قائم ہو سکتا ہے۔ اسلامی نظام گو فرد کی سود و بہبود سے غافل نہیں کہ وہ معاشرے کو فرد پر کبھی قربان نہیں کرتا۔ ہم نے حجاز میں اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ لاکھوں اور کروڑوں روپے کا مال دکان میں پڑا ہے۔ دکاندار نماز کے لئے کعبۃ اللہ اور مسجد حرام کو جاتا ہے۔ آدھا گھنٹہ وہاں گذار کر آتا ہے۔ دریں اثناء دکان کھلی ہے۔ لیکن کوئی آنکھ اٹھا کر بھی اس کے مال کی طرف نہیں دیکھتا۔ نہ ایک بھی چوری ہوتی ہے۔ یہ معاشرے پر صرف اسلامی حدود و تعزیرات کی برکات کی ایک جھلک ہے۔

قانون الٰہی نافذ نہ کرنے والے کون ہیں

خدائی عدل و انصاف کی اس رحمت و نعمت کی جو قدر دانی نہیں کرتے اور نہ اسے مانتے اور تسلیم کرتے ہیں نہ اسے نافذ کرتے ہیں۔ ایسے ناشکر گذار قرآن کی نگاہ میں کافر ہیں کہ وہ حقیقۃً خدائے بزرگ و برتر کی حاکمیت و بادشاہی کے منکر ہیں۔ جو عقیدۃً مان کر ان قوانین و احکام کا اجراء و نفاذ پھر بھی نہیں کرتے ان سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا کہ عدل کے تقاضوں اور قانون عدل کی موجودگی کے علی الرغم وہ حق و انصاف کا برمحل استعمال نہیں کرتے۔ اور جو عقیدۃً ماننے کے باوجود اپنی شہوات، نفسانی تقاضوں اور مفادات خاصہ کی بنا پر اس کا اجراء و نفاذ نہیں کرتے۔ وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں بدکار و فاسق ہیں۔ قانون الٰہی کا عدم اجراء مختلف نوعیتوں اور مختلف سطحوں میں شناعت کے مختلف مدارج رکھتا ہے۔ کبھی وہ کفر صریح بن جاتا کبھی وہ ظلم ہے اور کبھی وہ فسق و عصیان ہے۔ اور کبھی اس میں دو یا تینوں شناعتیں جمع ہو جاتی ہیں۔ قرآن کریم نے مختلف آیتوں میں ان لوگوں کو جو قانون الٰہی کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے کافر ظالم فاسق قرار دیا ہے۔ ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکافرون ۴۴ ھم الظلمون ۴۵ ھم الفاسقون ۴۷

ان گذارشات سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ اسلام کا خدا اگر ایک طرف ایسا قانون دیتا ہے۔ جو ہر خلا و سقم سے پاک اور ہر طبقہ کے لئے عدل و انصاف کا کفیل ہے۔ وہاں وہ پوری الٰہی قوت سے اس کے نفاذ کا بھی طالب ہے۔ اور جو اسے نافذ نہیں کرتے انہیں قرآنی لغت کے انتہائی سخت الفاظ سے تہدید کرتے ہوئے کافر و ظالم فاسق قرار دیتا ہے۔ کہ خدا کا قانون کا انتہائی اعلیٰ دستور ہونے کے باوجود اسے نافذ نہیں کرتا۔ اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا۔

جمعیۃ علماء اسلام کی تگ و دو

بحمدہ تعالیٰ جمعیۃ علماء اسلام کی جماعت اپنے اکابر امت و مشائخ ملت کی زیر سرپرستی خدا کے اس عادلانہ اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے اپنی بساط کے مطابق گرم عمل ہے اور جمعیۃ منشور کے مطابق اعلاء کلمۃ الحق کا فریضہ انجام دیتی رہے گی۔

حضرت مولانا شمس الدین شہید رح

ابھی ابھی ہمارے ایک جری رہنما غیور قائد عالم دین حضرت مولانا شمس الدین شہید مرحوم و مغفور نے جو اس راہ میں آخر دم تک اپنی پامردی اور استقلال کا بے مثال ثبوت دے کر اس عظیم مقصد کے لئے اپنا نام شہداء بدر و حنین کی فہرست میں شامل کر دیا۔ شہید مرحوم نے عظیم قربانی دینے کے لئے اپنے خون کا نذرانہ دے کر حق و صداقت کا پرچم بلند رکھا۔ آپ کی شہادت سے اس قحط الرجال میں اگر ایک طرف جمعیۃ کو غیر معمولی نقصان سے واسطہ پڑا تو دوسری طرف ہمارا سر فخر سے بھی اونچا ہے کہ قافلہ ولی اللٰہی کے عظیم کردار پر مرور زمانہ سے جو گرد و غبار پڑا ہوا تھا حضرت مولانا شہید نے اپنے خون سے اس کو پھر سے دھو لیا۔ بقول زاہد الراشدی صاحب حضرت شاہ عبدالعزیز، سید احمد شہید، شاہ اسمٰعیل شہید، حافظ ضامن شہید اور مولانا گلشیر شہید کے عظیم مشن کے ساتھ دور حاضر کا تسلسل قائم ہو گیا اور دنیا نے دیکھ لیا کہ زنجیروں کی جھنکار میں جھومنے والا تختہ دار پر مسکرانے والا اور دولت و اقتدار کو جوتے کی نوک سے ٹھکرا دینے والا قافلہ زندہ ہے۔ اس مرد مومن نے یہ سبق ایک بار پھر دہرا دیا کہ حق والوں کی گردن کٹ تو سکتی ہے۔ مگر باطل کے مقابلے میں جھک نہیں سکتی۔ انشاء اللہ العزیز

رائیگاں جانے نہ دینگے خون شمس الدین کا
یہ جلی عنوان بنے گا دین کے آئین کا

اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں مقام بریں و اعلیٰ سے سرفراز فرمائیں اور ہمیں ان شہداء کے متین زندگی کو مشعل راہ بنانے کی توفیق دے۔ آمین!
وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

بقیہ ــــ علامہ دوست محمد قریشی رح

تک گئے تھے۔ ڈاکٹر نے دیکھ کر کہا کہ آپ تو وہاں پہنچ گئے ہیں۔ جہاں سے کوئی بھی واپس نہیں آیا۔ کل پندرہ منٹ کے اندر اندر آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

لحد میں اتارا گیا۔ اس طرح علم و عرفان، حسن عمل و مکارم اخلاق تقدس و روحانیت، اصلاح و تذکر کا یہ پیکر جمیل ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہمیں داغ مفارقت دے گیا اللہ رب العزت اپنے فضل و کرم سے آپ کی قبر کو ٹھنڈا اور منور رکھے اور آپ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے

آپ کا جانشین

بعد نماز عصر آپ کی مسجد کے اندر ایک اجلاس میں آپ کے اکلوتے فرزند عزیزی محمد عمر کی دستار بندی کی گئی۔ اللہ اس کی عمر دراز فرمائے۔ اسے علم و عمل صالح کی توفیق نصیب فرمائے اور اسے اپنے عظیم باپ کا صحیح جانشین بنائے۔

اسی مجلس میں حاضرین نے آپ کے اہل و عیال کے لئے تقریباً سوا دو ہزار روپے نقد جمع کر دئیے اور کچھ نقد و جنس کے وعدے بھی ہوئے۔ احباب کو معلوم ہو کہ عزیزی محمد عمر کی عمر بارہ تیرہ سال کے قریب ہوگی۔ اس کے علاوہ اور کوئی شخص ایسا نہیں جو آپ کے وسیع کنبہ کا کفیل ہو۔ واللہ الموفق ــ (بشکریہ الرشید ساہیوال)

علماء کشمیر آئندہ انتخابات میں بھرپور کردار ادا کریں گے

جمعیۃ علماء آزاد کشمیر کی تنظیم نو کا کام شروع ہو گیا

آزاد کشمیر کے انتخابات جوں جوں نزدیک آ رہے ہیں سیاسی سرگرمیاں زور پکڑتی جا رہی ہیں۔ ریاستی علماء کی سب سے بڑی تنظیم نے بھی اپنی صفوں کو منظم کرنے کے لئے تنظیم نو کا کام شروع کر دیا ہے۔ اس سلسلہ میں ریاست کے تینوں اضلاع اور پاکستان میں مقیم کشمیری علماء کو جمعیۃ علماء آزاد کشمیر کے پلیٹ فارم پر متحد کرنے کے کام کا آغاز ہو چکا ہے۔

جمعیۃ کے مرکزی ناظم برائے پاکستان مولانا محمد اشرف نے اس سلسلہ میں راولپنڈی، جہلم، گجرات، سیالکوٹ گوجرانوالہ اور لاہور کا دورہ مکمل کر لیا ہے۔ جس میں انہوں نے علماء آزاد کشمیر کے متعدد اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے ان پر زور دیا کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے لئے جمعیۃ کو زیادہ سے زیادہ منظم کریں۔

آپ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ علماء کشمیر آئندہ انتخابات میں بھرپور کردار ادا کریں گے۔ آپ نے بتایا کہ اگست کے اواخر یا ستمبر کے اوائل میں علماء کشمیر کا ایک عظیم الشان تاریخی کنونشن مظفر آباد میں منعقد ہو گا جس میں جمعیۃ علماء آزاد کشمیر کے آئندہ لائحہ عمل کا اعلان کیا جائے گا۔

اسیرانِ ختم نبوت

جمعیۃ طلباء اسلام کے مندرجہ ذیل مزید ارکان تحریک ختم نبوت کے سلسلہ میں گرفتار ہو چکے ہیں۔

(۱) محمد طفیل ہاشمی صدر اسلامک سوسائٹی پنجاب یونیورسٹی

(۲) محمد اشفاق بھٹہ زرعی یونیورسٹی لائلپور

(۳) ندیم اقبال صدر گورنمنٹ کالج چشتیاں

(۴) راؤ اقبال محسن صدر جمعیۃ طلباء اسلام ہارون آباد

(۵) مقصود احمد صدر جمعیۃ طلباء اسلام لائلپور

(۶) محمد احمد صدر جمعیۃ طلباء اسلام ملتان

(۷) افتخار احمد شاہد جنرل سیکرٹری جمعیۃ طلباء اسلام اوکاڑہ۔

(۸) محمد اقبال شروانی صدر جمعیۃ طلباء اسلام جھنگ

(۹) محمد یوسف حسرت جنرل سیکرٹری جمعیۃ طلباء چنیوٹ

سرحد و بلوچستان کے احباب توجہ فرمائیں

لائلپور میں ..... گروہ کا کپڑے کا ایک مشہور مرکز "سفینہ پرنٹ" مقبول روڈ پر ہے۔ جہاں سے سرحد و بلوچستان کے سوداگر زیادہ تر ناواقفی کی وجہ سے مال لے جاتے ہیں۔ اس لئے سرحد و بلوچستان کے احباب سے التماس ہے کہ کپڑے کے سوداگروں کو اس ..... مرکز کے بارے میں آگاہ فرمائیں تاکہ وہ بائیکاٹ کے فیصلہ پر مکمل طور پر عمل کر سکیں۔ (منجانب مجلس عمل لائلپور)

مولانا عاشق رسول کی شہادت

مدرسہ عربیہ مخزن العلوم عیدگاہ خانپور ضلع رحیم یار خان کے فاضل اور سابق ناظم اعلیٰ مولانا عاشق رسول صاحب کو نماز عصر کی امامت کرتے ہوئے شہید کر دیا گیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ مولانا مرحوم اپنی برادری میں صلح کی غرض سے اپنے رشتہ داروں کے پاس تشریف لائے تھے۔ جس میں ناکامی پر ان کو ان کے چچا زاد بھائی نے عصر کی نماز پڑھاتے ہوئے لاٹھیوں سے شہید کر دیا۔ ان کی نماز جنازہ تر نڈہ محمد پناہ میں سید کلیم اللہ شاہ نے پڑھائی۔ جس میں ہزاروں لوگوں نے شرکت کی۔ خانپور سے ان کے رفقاء مولانا شفیق الرحمن صاحب درخواستی۔ مولانا مطیع الرحمن صاحب درخواستی مولانا عبدالحنان۔ مولانا محمد قاسم صاحب دین پوری اور دیگر حضرات نے شرکت کی۔ مولانا انتھک کارکن اور جید عالم تھے۔ خانپور میں دورہ حدیث تک حضرت درخواستی مدظلہ کے پاس تعلیم مکمل کی۔ پھر ان کی صلاحیت کے پیش نظر مدرسہ کی نظامت کی ذمہ داری ان پر ڈالی گئی۔ جو انہوں نے قبول فرمائی۔ کئی سال تک مدرسہ کے انتظامی امور میں بڑی جد و جہد سے کام کرتے رہے۔ بعد میں مسکین پور شریف ضلع مظفر گڑھ میں ناظم مقرر ہوئے۔ تا دم مرگ وہاں کام کرتے رہے اس سال حج بیت اللہ بھی نصیب ہوا۔ اور دار فانی سے تشریف لے گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (محمد شمس الدین انصاری خانپور)

کاروانِ جمعیۃ — منزل — بہ — منزل

تمام مصائب و شدائد کا خندہ پیشانی سے سامنا کرتے ہوئے جد و جہد جاری رکھیں

کارکنانِ جمعیۃ علماء اسلام کو قائد جمعیۃ مولانا مفتی محمود مدظلہ کی ہدایت

ملک میں جمہوری عمل معطل ہو چکا ہے اور فسطائیت مسلط کی جا رہی ہے

سرحد میں سیاسی گرفتاریاں اپوزیشن کو کچلنے کی بھونڈی کوشش اور آئینی تقاضوں کے منافی ہیں

عوام کے جمہوری و آئینی حقوق بحال کئے جائیں جمعیۃ کی صوبائی مجلس شوریٰ کا مطالبہ

(رپورٹ :۔ حماد سواتی)

لاہور۔ جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کی مجلس شوریٰ کا اجلاس ۲۸ر اگست کو مدرسہ قاسم العلوم اندرون شیرانوالہ گیٹ لاہور میں زیر صدارت حضرت مولانا عبیداللہ انور دامت برکاتہم امیر جمعیۃ صوبہ پنجاب منعقد ہوا۔ اجلاس کی پہلی نشست صبح ۱۰ بجے سے ۲ بجے تک اور دوسری نشست نماز مغرب کے وقفہ کے ساتھ شام چھ بجے سے نو بجے تک جاری رہی۔

اجلاس میں صوبہ کی سیاسی صورت حال اور تحریک ختم نبوت کی رفتار کا جائزہ لیا گیا۔ اضلاع سے آنے والے حضرات نے اپنے اپنے ضلع کے حالات پیش کئے اور مسائل و مشکلات سے صوبائی قیادت کو آگاہ کیا۔

قائد جمعیۃ کا خطاب

قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب دامت برکاتہم نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کارکنوں کو تلقین کی کہ تمام تر مشکلات و مصائب کا خندہ پیشانی کے ساتھ سامنا کرتے ہوئے مجلس عمل کی ہدایات کے مطابق جد و جہد جاری رکھیں اور اس سلسلہ میں کسی قربانی سے دریغ نہ کریں۔

آپ نے کہا۔ ہمارے اسلاف نے عزم و ہمت اور ایثار و قربانی کے انمٹ نقوش ہمارے لئے چھوڑے ہیں اور ہم نے ان کی عظیم روایات کو زندہ رکھتے ہوئے حق و صداقت کی شمع کو روشن رکھنا ہے۔

مفتی اعظم نے مسئلہ ختم نبوت کے حل کے سلسلہ میں حکومت کی ٹال مٹول کی پالیسی اور ملک کے مختلف حصوں میں کارکنوں پر کئے جانے والے بے پناہ تشدد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ صورت حال ناقابل برداشت ہے اور ہم نے حکمرانوں پر واضح کر دیا ہے کہ اس صورت میں ہم زیادہ دیر تک اسمبلی میں تعاون کی فضا قائم نہیں رکھ سکیں گے۔

آپ نے اوکاڑہ، ساہیوال، سرگودھا، چنیوٹ کھاریاں، شاہ کوٹ، تر گڑی ضلع گوجرانوالہ، کیمل پور اور دیگر جگہوں میں مسلمانوں پر پولیس کے تشدد، ان کے پرامن اجتماعات پر دوسرے فریق کی فائرنگ اور ان کے گھروں میں بم پھینکے جانے کے واقعات کی پرزور مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ان واقعات کی فوری طور پر تحقیقات کرائی جائے اور تشدد کے ذریعہ اشتعال پھیلانے والے خواہ پولیس افسر ہوں یا کوئی اور انہیں سخت ترین سزا دی جائے۔

آپ نے کہا۔ تشدد اور ظلم کے ماحول میں ہم زیادہ دیر تک لوگوں کو امن پر آمادہ نہیں رکھ سکیں گے اور اگر ایک فریق اور حکومت کی ان اشتعال انگیز کارروائیوں کا کوئی فطری رد عمل ظاہر ہونا شروع ہو گیا تو اس کی ذمہ داری ہم پر نہیں ہوگی۔

قراردادیں

اجلاس میں متعدد قراردادیں متفقہ طور پر منظور کی گئیں۔ پہلی قرارداد میں حضرت مولانا دوست محمد قریشی رح علامہ قاسم الدین عباسی رح۔ حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رح حضرت مولانا محمد سعید قریشی رح۔ خواجہ صادق کاشمیری اور دیگر حضرات کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کے درجات بلند فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دیں۔

دوسری قرارداد میں مرکزی مجلس عمل ختم نبوت پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے اس کے تمام اقدامات و مطالبات کی تائید کی گئی اور حکومت سے ان کی منظوری کے مطالبہ کے ساتھ ساتھ مجلس عمل کے قائدین کو یقین دلایا گیا کہ جمعیۃ علماء اسلام کے کارکن ان کے ہر پروگرام کو عملی جامہ پہنائیں گے۔ اور اس سلسلہ میں کسی جد و جہد اور قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

تیسری قرارداد میں "اس" مسئلہ کے حل کے سلسلہ میں حکومت کے تاخیری حربوں، ٹال مٹول کے انداز اور جبر و تشدد کی پالیسی کی شدید مذمت کی گئی، اور کہا گیا کہ حکومت ایک طرف تو اس مسئلہ کو حل کرنے کے عزم اور عقیدہ ختم نبوت پر لازوال ایمان کا اظہار کرتی ہے۔ لیکن دوسری طرف عملی صورت حال یہ ہے کہ :۔

- تحریک سے وابستہ علماء، طلبہ اور کارکنوں کو بے تحاشا گرفتار کیا جا رہا ہے۔
- سنسر کی پابندی عائد کر کے پریس کا گلا گھونٹ دیا گیا ہے۔
- اظہار رائے کے تمام راستے مسدود کئے جا رہے ہیں۔ جلسوں جلوسوں پر پابندی کے بعد مساجد کے اجتماعات پر پابندیاں لگائی جا رہی ہیں۔
- "ندائے بلوچستان"۔ "اعلان" اور دوسرے اخبارات و جرائد پر پابندی عائد کر کے آزادیٔ رائے کا مذاق اڑایا گیا ہے۔
- کھاریاں، چنیوٹ، سرگودھا، شاہ کوٹ، اوکاڑہ اور دوسرے مقامات پر پولیس نے کارکنوں پر وحشیانہ تشدد کے ذریعہ حالات بگاڑنے کی کوشش کی ہے۔ اسی طرح اسلام آباد اور دوسرے مقامات پر گرفتار علماء پر جیلوں میں تشدد کیا گیا ہے۔
- سانگلہ ہل۔ کیمل پور، سرگودھا۔ تر گڑی ضلع گوجرانوالہ

اور بعض دیگر جگہوں میں ایک گروہ نے مسلمانوں پر فائرنگ اور ان کے گھروں میں بم پھینک کر خرمن امن کو آگ لگانے کی سازش کی۔

• — ریڈیو، ٹی وی اور سرکاری اخبارات کے ذریعہ تحریک اور اس کے قائدین کے خلاف یک طرفہ بے بنیاد پروپیگنڈا جاری ہے۔

• — وزیر اعظم سمیت حکومت کے ذمہ دار افراد تحریک کے بارے میں غیر ذمہ دارانہ بیانات دے کر صورت حال کو خراب کر رہے ہیں۔ حال ہی میں پنجاب کے وزیر قانون سردار صغیر احمد نے چنیوٹ میں مقامی حکام کو کھلے بندوں کہا کہ وہ وزیر اعظم بھٹو کے خلاف بولنے والوں کی زبانیں گدی سے کھینچ لیں ان کے سر قلم کر دیں ورنہ ان کی بیٹیاں اتار دی جائیں گی۔ سردار صغیر کے اس اعلان کے بعد چنیوٹ میں تحریک کے راہنما مولانا عبدالوارث پر مسلح غنڈوں نے قاتلانہ حملہ کیا۔ انہیں برسر عام پیٹا گیا اور ان کی داڑھی نوچی گئی اور اگر بازار کے لوگ مداخلت نہ کرتے تو شاید کوئی غم کی صورت پیش آجاتی۔

ان حالات میں حکومت کے رویہ کو کسی طرح غیر جانبدارانہ قرار نہیں دیا جاسکتا۔ اس لئے یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت جبر و تشدد کی پالیسی ترک کرے اس سلسلہ میں کئے گئے تمام اقدامات واپس لیے جائیں اور تشدد کرنے والے افراد اور گروہ کے خلاف سخت کاروائی کی جائے ورنہ حالات انتہائی سنگین نوعیت اختیار کر سکتے ہیں۔ جس کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر ہوگی

چوتھی قرارداد میں مولانا محمد لقمان علی پور، مولانا محمد عبداللہ۔ مولانا سیف اللہ۔ مولانا اویس خاں اسلام آباد مولانا عبدالوارث چنیوٹ، مولانا امیر حسین اوکاڑہ، مولانا محمد یاسین جھنگ، مولانا عبدالستار راولپنڈی، مولانا منظور احمد بہاولپور، چوہدری صفدر علی رضوی لائلپور، مولانا خلیب الرحمٰن جامی گوجرانوالہ۔ مولانا محمد عبداللہ اوکاڑہ۔ مولانا قاری محمد اختر پیچن گسانہ، طفیل ہاشمی اور دیگر تمام علماء و طلبہ کی گرفتاریوں پر شدید احتجاج کرتے ہوئے ان کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا گیا۔

پانچویں قرارداد میں ملک کی سیاسی صورت حال پر قطعی عدم اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ ملک میں عوام کے آئینی حقوق غصب کئے جا چکے ہیں، جمہوری عمل معطل ہو کر رہ گیا ہے اور فسطائیت مسلط کی جا رہی ہے۔ اس لئے یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ بلوچستان سے فوج واپس بلائی جائے۔ سرحد و بلوچستان میں ۱۹۷۰ء کے انتخابات کی بنیاد پر اکثریتی حکومتیں بحال کی جائیں۔ عوام کے جمہوری و آئینی حقوق کو بحال کیا جائے جلوسوں، جلسوں، پریس اور اظہار رائے کے تمام ذرائع پر پابندیاں ختم کی جائیں۔ ریڈیو، ٹی وی پر اپوزیشن کے راہنماؤں کو بھی اظہار خیال کا موقعہ دیا جائے اور یک طرفہ پروپیگنڈا ختم کیا جائے۔

چھٹی قرارداد میں بلوچستان کے منتخب راہنما سردار عطاء اللہ مینگل، خیر بخش مری اور غوث بخش بزنجو کی مسلسل نظر بندی اور سرحد کے منتخب ارکان اسمبلی جناب افضل خاں۔ جناب غلام جیلانی اور دیگر سینکڑوں سیاسی کارکنوں کی گرفتاریوں کو جمہوری و آئینی تقاضوں کے منافی اور اپوزیشن کو طاقت کے زور سے کچلنے کی ایک بھونڈی کوشش قرار دیتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ ملک میں تمام سیاسی اسیروں کو فی الفور رہا کیا جائے اور ان کے خلاف مقدمات واپس لئے جائیں۔

ساتویں قرارداد میں ایس پی گجرات اور ایس پی سرگودھا کے تشدد آمیز رویہ کی مذمت کرتے ہوئے کہا گیا کہ ان دو پولیس افسروں نے جان بوجھ کر امن عامہ کی فضا کو خراب کرنے کی کوشش کی ہے اور بے گناہ مسلمانوں پر وحشیانہ تشدد کر کے پرامن تحریک کو تشدد کی راہ پر ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ اس لئے ان دونوں حضرات کو فی الفور معطل کر کے ان کے خلاف مقدمہ چلایا جائے۔

آٹھویں قرارداد میں اس اطلاع پر تشویش کا اظہار کیا گیا کہ اسلام آباد کے ان غیور علماء کو جنہوں نے تحفظ ختم نبوت کی تحریک میں نمایاں حصہ لیا ہے اور جو اس وقت جیل میں تشدد و جبر کا شکار ہو رہے ہیں۔ محکمہ اوقاف نے بھی ملازمت سے برطرفی کے نوٹس دے دیئے ہیں ان میں مولانا محمد عبداللہ۔ مولانا محمد رئیس خاں، مولانا سیف اللہ خاں، مولانا فضل الرحمٰن۔ مولانا محمد شریف مولانا عبدالعزیز، مولانا شاہ محمد اور مولانا عبدالخالق مجددی شامل ہیں۔ قرارداد میں حکومت کے اس رویہ کی مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کیا گیا کہ یہ نوٹس فی الفور واپس لئے جائیں اور اس ختم کی حرکت کرنے والے ناعاقبت اندیش افسروں کے خلاف کاروائی کی جائے۔

اہم فیصلے

اجلاس میں جمعیتہ کی تنظیمی صورت حال پر بھی غور کیا گیا اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ جمعیتہ کے عوامی رابطہ کو منظم اور مربوط بنانے کے لئے شعبۂ تبلیغ کو از سر نو منظم کیا جائے گا اور اس سلسلہ میں صوبائی ناظم عمومی جناب پیر سید نیاز احمد گیلانی بہت جلد مبلغین کا اجلاس طلب کریں گے۔

اجلاس میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ ہر مہینہ صوبائی مجلس عاملہ کا اجلاس صوبہ کے کسی اہم مقام پر ہوگا اور اجلاس کے ساتھ ہی جلسہ عام بھی منعقد کیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں پہلا اجلاس ۲۸ اگست کو مدرسہ مظہر العلوم کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ کے سالانہ جلسہ کے موقع پر کوٹ ادو میں ہوگا۔

اجلاس میں ترجمان اسلام کی دگرگوں صورت حال پر بھی غور و خوض ہوا۔ اور مرکزی مجلس شوریٰ سے کچھ سفارشات کی گئیں۔ جن پر مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس میں غور و خوض کیا جائے گا۔

مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس

قائد جمعیتہ حضرت مولانا مفتی محمود مدظلہ نے اعلان کیا ہے کہ جمعیتہ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کا اجلاس ۲۴ اگست بروز بدھ صبح ۹½ بجے مدرسہ قاسم العلوم اندرون شیرانوالہ گیٹ لاہور میں زیر صدارت امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی دامت برکاتہم منعقد ہوگا۔ ایجنڈا درج ذیل ہے:۔

۱ — گذشتہ کارگذاری کی رپورٹ
۲ — ملک کی تازہ ترین سیاسی صورت حال پر غور
۳ — تحریک ختم نبوت کی رفتار کا جائزہ
۴ — حساب کتاب کا سالانہ میزانیہ
۵ — ترجمان اسلام کے بارے میں غور و خوض
۶ — دیگر امور با جازت صدر

تمام ارکان مجلس شوریٰ سے گذارش ہے کہ وقت مقررہ پر اجلاس میں شرکت فرمائیں۔

(غلام اکبر ناظم دفتر)

تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کیا جائے

مورخہ ۲۳ اگست ۷۴ء بروز جمعہ صبح ۸ بجے دفتر جمعیتہ علماء اسلام پاک گول لائلپور میں شہری مجلس شوریٰ کا اجلاس خواجہ محمد اکرم بٹ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں طے کیا گیا کہ شہر میں وارڈ کمیٹیوں کی تشکیل کے لئے جلد از جلد مجلس عمومی کا اجلاس بلایا جائے۔ جس میں ممکن ہو تو حضرت امیر صوبہ مولانا عبیداللہ انور زید مجدہم کو مدعو کیا جائے۔

اجلاس میں ملک کی بگڑتی ہوئی سیاسی صورت حال پر تشویش کا اظہار کیا گیا اور ایک قرارداد کے ذریعہ حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ سرحد و بلوچستان میں سیاسی مخالفین کو کچلنے کی پالیسی فوراً بند کی جائے اور تمام سیاسی راہنماؤں، علماء، طلباء اور سیاسی کارکنوں کو رہا کیا جائے۔

ایک قرارداد کے ذریعہ واقعہ ربوہ کے سلسلہ میں حکومت کے تاخیری حربوں پر اظہار افسوس کیا گیا اور امید کی گئی کہ حکومت اس معاملہ میں عوام کے مطالبات جلد از جلد پورے کئے جائینگے۔

ایک قرارداد میں قاری نورالحق قریشی ناظم پنجاب کے والد مکرم مولانا محمد سعید قریشی اور مولانا محمد ادریس کاندھلوی کی وفات پر اظہار رنج کیا گیا اور ان کی مغفرت کی دعا کی گئی۔

شیخ القرآن کی کراچی آمد

کراچی (نمایندہ خصوصی) جمعیتہ علماء اسلام کے ممتاز رہنما شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خاں گذشتہ دنوں کراچی تشریف لائے اور موجودہ تحریک تحفظ ختم نبوت کے سلسلے میں کراچی میں متعدد مساجد میں درس اور تقاریر فرمائیں۔

کیملپور میں بم کے دھماکے سے ایک مسلمان شہید ہو گیا

نماز جنازہ مولانا مفتی محمود نے پڑھائی

کیمبل پور۔ گذشتہ رات تحریک ختم نبوت کے ایک ممتاز کارکن جناب مجاہد حسین صدیقی کے مکان میں بم پھینک دیا گیا۔ جس کے پھٹنے سے صدیقی صاحب کے بھائی سجاد حسین صدیقی شہید ہو گئے۔ مجاہد حسین صدیقی اس وقت ایک جلسہ میں شریک تھے۔

پولیس نے اس سلسلہ میں کیملپور کے ایک وکیل میر احمد اور دوسرے دو افراد کو گرفتار کر لیا ہے۔ جن کا تعلق ایک خاص فرقے سے بتایا جاتا ہے۔ اس اندوہناک حادثہ پر احتجاج کے لئے کیمبلپور، حضرو اور غور غشتی میں ایک روز مکمل ہڑتال رہی۔ شہید کی نماز جنازہ مولانا مفتی محمود نے پڑھائی اور مولانا غلام اللہ خاں، قاری سعید الرحمن قاری محمد امین، مولانا سمیع الحق اور دوسرے علماء کرام کے علاوہ ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ ایک اندازے کے مطابق اس سے بڑا اجتماع اس سے قبل کیمبل پور میں نہیں دیکھا گیا۔ نماز جنازہ کے بعد شہید کو اشکبار آنکھوں کے ساتھ سپرد خاک کر دیا گیا۔ ادھر شاہ پور سرگودھا میں بھی مجلس عمل ختم نبوت سرگودھا کے جنرل سیکرٹری راؤ عبدالمنان کے مکان پر بھی بم پھینکا گیا۔ جس کے خلاف احتجاج کے لئے سرگودھا میں مکمل ہڑتال کی گئی۔

اپوزیشن قائدین کے خلاف پروپیگنڈا کی مذمت

لائلپور۔ جمعیۃ علماء اسلام شہر لائلپور کے امیر خواجہ محمد اکرم بٹ۔ مولانا سعید الرحمن علوی۔ مولانا عزیز الرحمن صوفی محمد بشیر خاں نے ایک مشترکہ بیان میں جناب وزیر اعظم بھٹو کی حالیہ تقاریر کی جو انہوں نے صوبہ سرحد اور بلوچستان میں کرتے پھر رہے ہیں پُر زور مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ بھٹو صاحب اپنے سیاسی حریفوں بالخصوص مولانا مفتی محمود صاحب اور قائد حزب اختلاف خان عبدالولی خاں اور ان کی پارٹیوں کے خلاف بے سروپا الزامات لگا رہے ہیں۔ بیان میں کہا گیا کہ اگر بقول بھٹو صاحب یہ لوگ غدار ہیں تو ان پر کھلی عدالت میں مقدمہ چلائیں اور ان کو کیفر کردار تک پہنچائیں۔ ورنہ ہم یہ سمجھیں گے۔ آپ اس قسم کے خطابات دے کر دوسروں کی کردار کشی کر رہے ہیں جس کا نتیجہ ملک وملت کے حق میں انتہائی بھیانک ہو گا۔

اظہار رنج وغم

جمعیۃ علماء اسلام یونٹ ۳ حلقہ غلام محمد آباد کے امیر مولوی عبدالحمید۔ نائب امیر صوفی محمد بشیر خاں ناظم محمد نذیر۔ ناظم نشر واشاعت محمد یوسف شیرازی اور حافظ عبدالحمید خازن نے مشترکہ بیان میں جناب قاری نور الحق صاحب قریشی صوبائی ناظم کے والد بزرگوار حضرت مولانا محمد سعید صاحب قریشی اور ممتاز عالم دین شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو کروٹ کروٹ اپنی رحمتوں سے نوازے۔

چونیاں اور پتوکی میں ہڑتال

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پتوکی کی اپیل پر اوکاڑہ میں علماء، طلباء اور عوام کی گرفتاریوں اور ان پر پولیس کے تشدد کے خلاف احتجاجاً پتوکی اور نواحی قصبہ وان رادھا رام میں ۲۹ جولائی بروز پیر تمام دن مکمل احتجاجی ہڑتال رہی۔ اور تمام تجارتی، کاروباری اور صنعتی ادارے بند رہے۔

اسی طرح ۳۱ جولائی بروز بدھ (سب ڈویژنل ہیڈکوارٹر) چونیاں میں تمام دن مکمل ہڑتال رہی۔ علاقہ بھر کے لاکھوں مسلمانوں میں اوکاڑہ کے افسوسناک واقعہ کے خلاف شدید ردعمل پایا جاتا ہے۔ دریں اثناء مقامی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت نے اوکاڑہ، کبیر والہ اور سرگودھا میں گرفتاریوں اور انتظامیہ کے تشدد کی زبردست مذمت کرتے ہوئے کہا کہ اگر حکومت نے مناسب رویہ اختیار کرنے والی انتظامیہ کے خلاف کارروائی نہ کی تو ملک بھر میں حالات سنگین ہونے کا خطرہ ہے۔

رب نواز پراچہ کو صدمہ

جمعیۃ طلباء اسلام تحصیل جھنگ کے ممتاز رہنما رب نواز پراچہ کے والد بزرگوار حاجی گل اسلام پراچہ حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم انتہائی نیک سیرت اور صوم وصلوٰۃ کے پابند انسان تھے۔ ان کی نماز جنازہ میں معززین شہر اور عوام کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

جمعیۃ علماء اسلام کا ایک تعزیتی اجلاس حافظ فخر الاسلام امیر ضلع کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا اور رب نواز احمد پراچہ کے ساتھ اظہار تعزیت کیا گیا۔ جمعیۃ علماء اسلام کے متعدد راہنما مرحوم کے گھر گئے اور اہل خانہ سے اظہار تعزیت کے علاوہ دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

مولانا عبدالوارث پر قاتلانہ حملہ

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت جھنگ کے صدر مولانا محمد فاروق نے ایک بیان میں چنیوٹ جمعیۃ علماء اسلام کے راہنما مولانا عبدالوارث پر قاتلانہ حملہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے اس امر پر مسرت کا اظہار کیا ہے کہ حملہ آور اپنے ناپاک منصوبہ میں کامیاب نہیں ہو سکے۔

آپ نے کہا۔ غنڈوں نے جو چاقوؤں سے مسلح تھے بازار میں مولانا عبدالوارث پر حملہ کر دیا اور انہیں زدو کوب کرنے کے دوران کی داڑھی نوچی۔ لیکن بازار میں موجود لوگوں کی بروقت مداخلت کے باعث حملہ آور اصل منصوبہ میں ناکام ہو گئے۔

آپ نے کہا کہ اس سے زیادہ قابل مذمت فعل یہ ہے کہ انتظامیہ نے غنڈوں کو گرفتار کرنے کی بجائے مولانا موصوف کو ہی حراست میں لے لیا۔

آپ نے مولانا محمد یاسین، مولانا حق نواز اور مولانا محمد ادریس کی گرفتاری پر بھی شدید احتجاج کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ تمام گرفتار شدگان کو فوراً رہا کیا جائے۔

جمعیۃ علماء آزاد کشمیر (باغ) کی تشکیل نو

۳۰ جولائی کو بمقام باغ جمعیۃ علماء کا ایک اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا ثناء اللہ شاہ صاحب خطیب جامع مسجد باغ منعقد ہوا۔ اجلاس میں مقامی جمعیۃ کے درج ذیل عہدہ دار منتخب کئے گئے۔

۱۔ صدر۔ مولانا ثناء اللہ شاہ صاحب خطیب باغ
۲۔ نائب صدر اول۔ سید نذیر اللہ شاہ ندوی
۳۔ " " دوم۔ مولانا عبدالرحمان ناظم مولوی عبدالقدوس۔ خزانچی مولوی محمد اکبر

ممبران۔ بابو محمد ایوب۔ منشی دین محمد۔ قلندر شاہ۔ مرزا محمد یوسف حلاقی محمد اکبر کوٹ مرچنٹ باغ۔ اجلاس نے متفقہ طور پر

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

مولانا منظور الحق کا دورہ اور ابتدائی شاخوں کا انتخاب

جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان کے مبلغ مولانا منظور الحق نے ضلع ملتان کے مختلف مقامات کا دورہ کیا اور ابتدائی شاخوں کے انتخابات کرائے۔ عہدیداروں کے نام درج ذیل ہیں۔

قطب پور تحصیل لودھراں

امیر مولوی قطب الدین صاحب۔ نائب امیر جناب نور محمد صاحب۔ ناظم عمومی مولوی نذیر احمد صاحب ناظم ڈاکٹر بشیر احمد۔ خازن محمد رفیق۔ سالار نذیر احمد

نورگڑھ تحصیل لودھراں

امیر مولانا محمد حسین خطیب۔ نائب امیر ملک محمد خاں۔ ناظم عمومی حافظ چراغ دین۔ ناظم ممتاز خاں خازن حافظ بشیر احمد۔ سالار محمد اسلم۔

چک ۳۲۵/W.B تحصیل لودھراں

سرپرست مولوی اللہ بخش۔ امیر مولوی محمد حسین، نائب امیر جناب عبدالباری لمبردار۔ ناظم عمومی حکیم نصیر الدین۔ ناظم مولوی عبدالشکور۔ خازن قاری محمد رمضان سالار مولوی محمد حسین۔

چک ۱۱۷/ ٹن آر تحصیل خانیوال

امیر الحاج خان محمد۔ نائب امیر صوفی عبدالرشید۔ ناظم عمومی حکیم خیر الدین۔ ناظم محمد شفیع۔ خازن بشیر احمد سالار عبداللطیف۔

چک ۱۳۱۵/W.B تحصیل لودھراں

امیر مولانا شمس الدین۔ نائب امیر محمد شریف۔ ناظم عمومی مولانا حافظ برکت اللہ۔ ناظم جمال الدین۔ خازن سردار علی۔ سالار ہدایت اللہ۔

بستی بلبل قصبہ نورگڑھ تحصیل لودھراں

امیر الحاج محمد حیات۔ نائب امیر محمد صادق۔ ناظم عمومی نور محمد۔ ناظم عبدالشکور۔ خازن منظور احمد سالار محفوظ احمد۔

چک ۱۲۱/ ٹن آر تحصیل خانیوال

امیر قاری غلام فرید مدرس مدرسہ عرفان القرآن نائب امیر صوفی محمد حسین۔ ناظم عمومی ڈاکٹر نظام الدین ناظم عبدالرؤف۔ خازن عبدالرحمن۔ سالار چوہدری غلام رسول۔

چک ۱۲۰/10-R تحصیل خانیوال

امیر حافظ محمد حیات۔ نائب امیر الحاج محمد یار ناظم عمومی قاری محمد شریف۔ ناظم حافظ محمد نواز۔ خازن احمد یار خاں۔ سالار محمد رفیق۔

چک ۳۲۱/W.B تحصیل لودھراں

امیر مولوی دین محمد۔ نائب امیر عبدالغفور۔ ناظم عمومی ڈاکٹر عبدالستار۔ ناظم محمد صدیق۔ خازن محمد عاشق سالار جہانگیر۔

سانحہ تہال کی عدالتی تحقیقات کرائی جائے

لائلپور۔ جمعیۃ علماء اسلام یونٹ نمبر ۳ حلقہ غلام محمد آباد کے کارکنوں کا اجلاس زیر صدارت مولوی عبدالحمید امیر گذشتہ روز منعقد ہوا۔ موجودہ ملکی حالات پر غور و خوض کیا گیا۔ اجلاس میں جمعیۃ علماء اسلام شہر اور ضلع لائلپور کے نئے عہدیداران پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے انہیں مکمل تعاون و حمایت کا یقین دلایا گیا۔ اور مندرجہ ذیل قرار دادیں منظور ہوئیں۔

(۱) یہ اجلاس اخبارات پر سنسر شپ، جسارت کراچی، ندائے بلوچستان کوئٹہ کی بندش پر شدید احتجاج کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اخبارات پر سے سنسر شپ ختم کرکے جسارت کراچی، ندائے بلوچستان کوئٹہ کو بحال کیا جائے۔ اور ان کے پریس واگذار کئے جائیں۔

(۲) یہ اجلاس علماء کرام، طلباء و صحافی وایڈیٹر حضرات کی اندھا دھند گرفتاریوں پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ تحریک میں گرفتار علماء کرام، طلباء اور اخبارات کے ایڈیٹر حضرات کو فوراً رہا کرکے ملک کی فضا کو مزید خراب ہونے سے بچائے۔

(۳) یہ اجلاس گذشتہ دنوں موضع تہال تحصیل کھاریاں ضلع گجرات میں پرامن شہریوں پر پولیس فائرنگ کی جس سے دو بے گناہ مسلمان شہید ہوگئے شدید مذمت کرتا ہے، اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس افسوسناک واقعہ کی ہائیکورٹ کے جج سے تحقیقات کرائی جائے اور جو افراد اس واقعہ کے ذمہ دار ہیں انہیں عبرتناک سزا دی جائے۔

(۴) یہ اجلاس بلدیہ لائلپور سے اپیل کرتا ہے کہ غلام محمد آباد کی گلیوں اور سڑکوں سے گندے پانی کے نکاس کا فوری انتظام کرکے گلیوں اور سڑکوں کی مرمت کرائی جائے۔

مجلس عمل کا قیام

کراچی (نمائندہ خصوصی) کراچی کی ایک بستی محمود آباد میں گذشتہ دنوں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا قیام عمل میں آیا اور رہنما عہدیداروں کا انتخاب ہوا اور یہ طے پایا کہ اہل محمود آباد اور قرب وجوار کی دیگر بستیوں میں تمام مساجد میں عقیدہ ختم نبوت پر تقاریر ہوں اور اس پر عملدرآمد ہوچکا ہے۔

بقیہ جمعیۃ علماء آزاد کشمیر (باغ) کی قرار دادیں

مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس کی۔

(۱) اسلامی قوانین کو بلا تاخیر نافذ کرکے عوام کو مطمئن کیا جائے۔

(۲) قرار داد ختم نبوت کو اسمبلی میں پیش کرکے اسے قانونی حیثیت دی جائے۔

(۳) یہ اجلاس شیخ عبداللہ کی موجودہ سیاسی قلابازی کی شدید مذمت کرتا ہے۔

(۴) یہ اجلاس حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتا ہے۔

مجلس عمل کا انتخاب

حلقہ لوہاری گیٹ لاہور کی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا انتخابی اجلاس لوہاری منڈی میں منعقد ہوا۔ جس میں اتفاق رائے سے مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب ہوئے

سرپرست	جناب مولانا ظہور الحق
صدر	محمد صدیق
نائب صدر	شیخ عبدالمجید
	محمد نقی
جنرل سیکرٹری	محمد یوسف
سیکرٹری تعلق عامہ	طاہر حمید
سیکرٹری نشر واشاعت	قاری محمد چراغ السلام
خزانچی	حاجی محمد انور

مطالبات کی مکمل منظوری تک جدوجہد پوری شدت کے ساتھ جاری رہے گی

طلبہ ہر قسم کے مصائب کا سامنا کرتے ہوئے عظیم مقصد کی خاطر جدوجہد جاری رکھیں

گرفتار شدگان کو رہا کیا جائے۔ اور تشدد بند کیا جائے

طلبا کا صفحہ

محمد اسلوب قریشی کا مطالبہ

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے صدر جناب محمد اسلوب قریشی نے حکومت پنجاب سے اوکاڑہ کبیر والا، سرگودھا، ساہیوال۔ کیمبل پور اور دیگر مقامات پر تحریک ختم نبوت کے کارکنوں پر تشدد پر شدید احتجاج کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ حکومت تشدد کی کارروائیاں فی الفور ترک کر دے ورنہ حالات کی خرابی کی تمام تر ذمہ داری اس پر ہو گی۔ آپ نے مطالبہ کیا کہ مجلس عمل کے تمام مطالبات فی الفور منظور کئے جائیں اور تمام گرفتار شدگان کو رہا کیا جائے آپ نے خبردار کیا کہ مطالبات کی منظوری تک تحریک پوری شدت کے ساتھ جاری رہے گی اور اس کو کچلنے کی کوئی کوشش کامیاب نہیں ہو سکے گی آپ نے جمعیۃ طلباء اسلام کے کارکنوں کو تلقین کی کہ ہر قسم کے مصائب و مشکلات کا خندہ پیشانی سے سامنا کرتے ہوئے عظیم مقصد کی خاطر جدوجہد جاری رکھیں۔

جدوجہد جاری رہے گی

جمعیۃ طلباء اسلام حیدر آباد کا ایک ہنگامی اجلاس ہوا جس سے جناب محمد اکمل اور جناب لیاقت علی نے خطاب کیا انہوں نے کہا کہ ختم نبوت کی تحریک مطالبات تسلیم ہونے تک جاری رہے گی۔ جمعیت طلباء اسلام حیدر آباد نے عوامی رابطہ مہم شروع کر رکھی ہے۔ جمعیت طلباء اسلام کے تین کارکن مساجد میں جا کر ختم نبوت پر تقریریں کرتے ہیں۔

اشتعال انگیز حرکات کی مذمت

جمعیۃ طلباء اسلام کے طالب علم راہنما جناب طالب حسین نے سرگودھا میں ایک مخصوص فرقہ کی اشتعال انگیزیوں اور مجلس عمل کے کارکنوں کی گرفتاریوں کی زبردست مذمت کی ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ گرفتار شدہ کارکنوں کو رہا کیا جائے آپ نے کہا کہ جب تک جمعیۃ طلباء اسلام کے تمام کارکنوں کو رہا نہیں کیا جاتا طلبا کی جدوجہد جاری رہے گی

کوئٹہ میں جلسہ

تحریک ختم نبوت کے سلسلے میں جمعیۃ طلباء اسلام بلوچستان کا جلسہ آج بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ تیل گودام میں منعقد ہوا جس میں جمعیۃ طلباء اسلام بلوچستان کے صوبائی صدر سکندر خاں عیسیٰ خیل قاری عبدالصمد۔ شاہد رسول اور دیگر طلبا نے خطاب کیا۔

طلبا کو دھمکانے کی مذمت

شورکوٹ۔ جمعیۃ طلبا اسلام شورکوٹ کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت شیخ شکیل احمد ہوا جس میں مختار حسین نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جمعیت طلباء اسلام کے نوجوان دھمکیوں سے مرعوب نہیں ہوں گے۔ حافظ محمد طاہر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ ناموس رسالت کا مسئلہ ہے اگر ہم اس پر کٹ مریں تو ہمارے باعث فخر اور باعث نجات ہے اجلاس کے اختتام پر ایک قرار داد میں ڈی۔ سی جھنگ اور اے سی شورکوٹ کی طرف سے حافظ عبداللطیف عثمان کو ڈرانے دھمکانے کی مذمت کی گئی۔

جمعیۃ طلباء اسلام ٹنڈو غلام علی کی تشکیل

سرپرست حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب باجیوی
صدر ـ مولوی عبداللہ۔ نائب صدر محمد صدیق
ناظم اعلیٰ۔ عبدالقدوس۔ ناظم عبدالحق
ناظم نشریات منیر احمد۔ خازن عبدالوحد

جمعیۃ طلباء اسلام پنجاب کا اجلاس

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب کی مجلس عمومی کا اجلاس مورخہ ۱۵ اگست بروز جمعرات صبح نو بجے مرکزی دفتر لاہور منعقد ہو رہا ہے جس میں صوبہ پنجاب کی تمام شاخوں کے صدر ناظم عمومی کے علاوہ مقامی صدر اور ناظم عمومی کی تحریری اجازت سے ذمہ دار کارکن شریک ہو سکیں گے۔ تمام شاخیں فوری طور پر اپنی آمد سے مرکز کو آگاہ کریں اور مقررہ وقت پر تشریف لا کر اجلاس میں شریک ہوں۔

ایجنڈا۔ حسب ذیل۔

ملکی موجودہ صورت حال پر بحث۔ تنظیمی امور پر غور آئندہ صوبائی مجلس عاملہ کا انتخاب، آئندہ لائحہ عمل دیگر امور با اجازت صدر زیر بحث آسکیں گے۔

نوٹ:۔ حالیہ تحریک کے بارے میں جماعتی کارکردگی کی رپورٹیں تحریری طور پر ہمراہ لائیں۔ جن ساتھیوں کو کسی وجہ سے دعوت نامہ نہ پہنچ سکے۔ وہ اس اعلان کو کافی تصور کریں۔

(عبدالمتین چوہدری ناظم عمومی صوبائی جمعیۃ)

دھنی میں جمعیۃ کا قیام

سرپرست۔ حافظ عبدالواحد بخاری
صدر۔ رانا لقمان خاں۔ فورتھ ائیر فائنل۔ اسلامیہ کالج گوجرانوالہ۔ نائب صدر رانا مسعود احمد ناظم اعلیٰ محمد افضل۔ سیکنڈ ائیر اسلامیہ کالج گوجرانوالہ ناظم۔ رانا ذوالفقار علی سیکنڈ ائیر اسلامیہ کالج گوجرانوالہ خازن، رانا گلزار احمد۔ ناظم نشرواشاعت شمشاد علی

جمعیۃ طلباء اسلام ضلع نواب شاہ کا اجلاس

جمعیۃ طلباء اسلام ضلع نواب شاہ کی مجلس عمومی کا ایک اجلاس قاضی احمد میں ہوا۔ جناب مولوی غلام احمد نے اجلاس کی صدارت کی۔ نذیر احمد بیوہار ناظم جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سندھ نے جمعیۃ کا تعارف مقصد اور طریق کار بیان کیا۔ اس کے علاوہ جمعیۃ طلباء اسلام ضلع نواب شاہ کے نائب ناظم بلال بلوچ اور جمعیۃ طلباء اسلام ضلع نواب شاہ کے ناظم نشرواشاعت بشیر احمد کبڈ نے بھی تقریریں کیں۔ اس اجلاس عبداللطیف قاضی کو نائب صدر منتخب کیا گیا۔

تشکیل جمعیۃ طلباء اسلام مخدوم پور

سرپرست اعلیٰ۔ مولانا عبدالجبار خطیب جامع مسجد جنڈ والی صدر: محمد اسلم جمالی۔ نائب صدر۔ محمد اسلم عاجنہ جنرل سکرٹری: محمد ایوب خاں۔ ناظم سعید اشرف ناظم نشرواشاعت: غلام مصطفیٰ زاہد۔ خازن صغیر احمد آصف: ایک قرارداد میں ملک میں فحاشی اور عریانی کے فروغ پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اس کے سدباب کا مطالبہ کیا گیا۔

مدرسہ مدینۃ العلوم بھینڈہ شریف

جمعیۃ طلباء اسلام بھینڈہ کے انتخاب مکمل ہو گئے ارکان سے جناب محمد اسلم شیخ نے حلف لیا۔
صدر: مولانا عبدالصمد۔ نائب صدر رحیم بخش۔ ناظم عمومی ضیاء الرحمن۔ ناظم۔ اللہ ڈیو۔ خازن محمد عباس۔ ناظم نشریات۔ حافظ محمد صاحب مجلس شوریٰ:۔ شاہ نذر صاحب۔ عطا اللہ عبدالحلیم صاحب۔ مولا بخش صاحب۔ غلام سرور غلام محمد صاحب۔ عبید اللہ صاحب:

بائیکاٹ جاری رہے گا

ہم غلامان محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خبردار کرتے ہیں کہ جب تک ناموس رسالت کے سلسلے میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے تمام مطالبات تسلیم نہیں کر لیے جاتے

ہماری جدوجہد جاری رہے گی

عقیدہ ختم نبوت کے باغیوں کا مکمل سوشل بائیکاٹ، بازاروں کاروباری مراکز، صنعتی اداروں اور محلوں سے

تعلیمی اداروں تک

وسیع ہو جائے گا۔ ملک و ملت کے غداروں کا ہر محاذ پہ محاسبہ کیا جائے گا اور تعلیمی اداروں کے کھلنے کے بعد جمعیۃ طلباء اسلام کے غیور ارکان نے بائیکاٹ کی تحریک کو ہر کالج اور ہر سکول میں منظم کریں گے ہم طلباء یہ اعلان کرتے ہیں کہ اس مسئلہ کا صرف ایک ہی حل ہے وہ یہ کہ عوام کے مطالبات من و عن تسلیم کر لیے جائیں اس کے سوا اس مسئلہ کا اور کوئی حل نہیں اور نہ ہی کوئی اور حل قوم قبول کرے گی۔

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان